

تسلیت لیت

سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باهو مسید

اورنگ شاہی

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تسلیت لیت سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باهو مسید

فیضانِ فکر

سلطان العارفين حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمن
مدظلہ الاقدس

مترجم

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمن
سروردی قادری
ایم۔ ایس۔ سی (پائی)

اورنگ شاہی (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)



تصنیف لطیف

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمہ اللہ

اورنگ شاہی

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

قیضان نظر

سلطان العاشقین حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمن

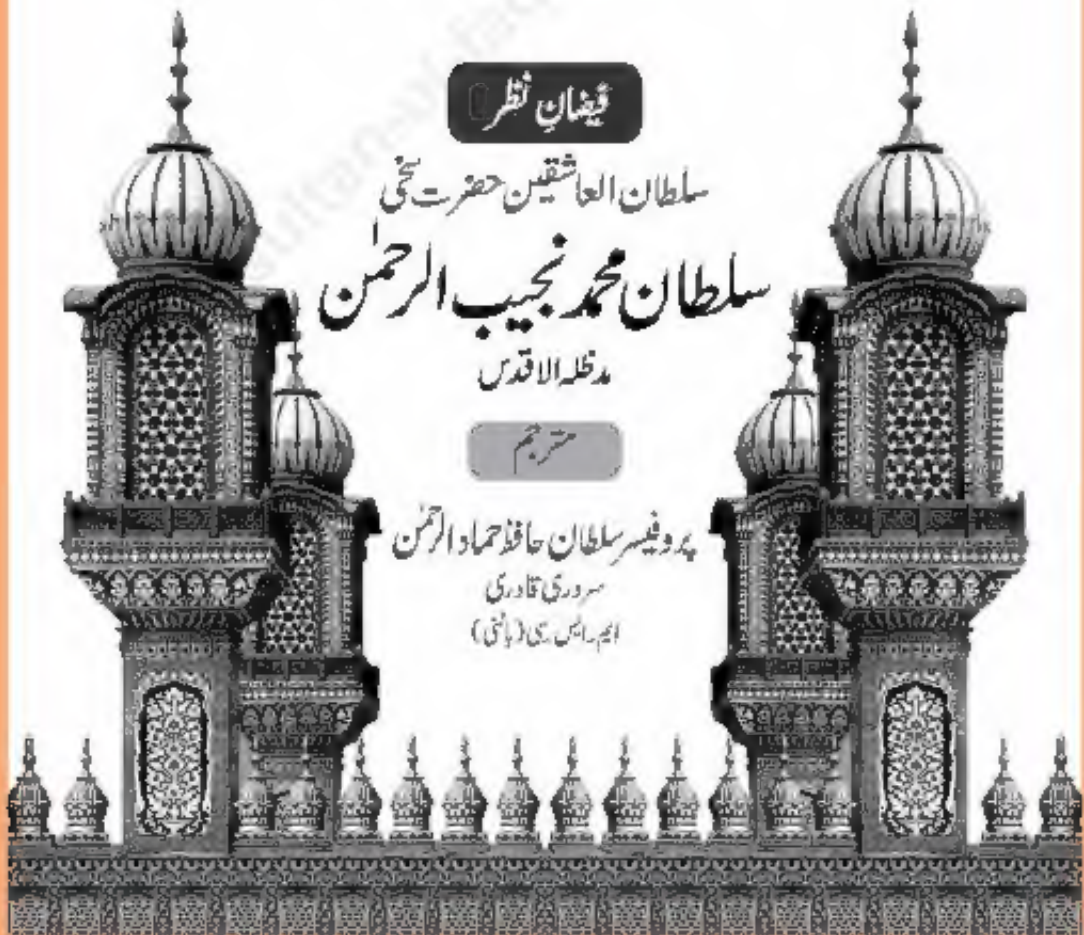
مدظلہ الاقدس

مترجم

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمن

سروری قادری

ایم۔ اے۔ سی (ہائمی)





All Copy Rights reserved with translator and
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب اورنگ شاہی (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیف لطیف سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

مترجم پروفیسر سلطان حافظ محمد الرحمن سردری قادری اہم ریس بی (پانی)

ناشر سلطان الفقیر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بار اول مارچ 2025ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-2220-67-5

سلطان الفقیر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور



مسجد بڑا خانقاہ سلطان العاشقین

رنگیل پور شریف براستہ سندرا ڈھ ملتان روڈ لاہور، پوسٹل کوڈ 53720

Ph: 0323-5436600, 0322-4722766

www.sultan-ul-ashiqeen.com

www.sultan-bahoo.com

www.sultan-ul-ashiqeen.pk

www.sultan-bahoo.pk

www.sultan-ul-faqr-publications.com

Email: sultanulfaqrpublications@tehreekdawatofaqr.com

اپنے مرشد پاک

سلطان العاشقین
حضرت سخی
سلطان محمد نجیب الرحمن
مدظلہ الاقدس

کے نام

آپ نگاہِ کامل سے زنگ آلودہ قلوب
کو نورِ ایمان سے منور فرما رہے ہیں

پیش لفظ

تمام حمد و ثنا اللہ تبارک تعالیٰ کے لیے ہے جس کی شان ”لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ“ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ“ ہے، جس نے مومنین کے قلوب کو اپنا عرش بنا رکھا ہے اور لا محذور و درود و سلام ہوا سرار ربانی کے امین، وجہ وجود کائنات، روح کائنات، رحمت اللعالمین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو اللہ تعالیٰ کے مظہر اظم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کی وجہ سے امت محمدیہ کو دیدار کی نعمت نصیب ہوگی۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اطہار پر جو سفینہ نوح کی مانند ہیں اور اصحاب کبار پر جو ہدایت کے لیے ستاروں کی مانند ہیں۔

29 ذیقعدہ 1078ھ (11 مئی 1668ء) بروز جمعہ المبارک سید عبد الرحمن جیلانی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے دست اقدس پر بیعت کے بعد سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو بیگہ وہلی کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ اورنگ زیب ارکان حکومت سمیت جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں مشغول تھا۔ مسجد میں اس قدر بھیڑ تھی کہ تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی اس لئے حضرت نخی سلطان باھو بیگہ سب سے پیچھے جہاں جوتیاں رکھتے ہیں، کھڑے ہو گئے۔ جب آپ بیگہ نے توجہ کی تو تمام مسجد میں شور اور وجد برپا ہو گیا۔ یہاں تک کہ صرف تین آدمی اورنگ زیب، قاضی اور کوٹوال جذبہ کی تاثیر اور نگاہ کے اثر سے مجھوب رہے۔ جیسے ہی حضرت سلطان باھو بیگہ نے توجہ منقطع کی اور مجمع اپنی حالت میں واپس آیا تو دو تینوں حضرت نخی سلطان باھو بیگہ کے پاس آئے اور پوچھنے لگے ”ہمیں کیوں نعمت سے محروم رکھا گیا؟“ آپ بیگہ نے فرمایا ”ہم نے توجہ یکساں کی تھی۔ تم پر اس واسطے اثر نہیں ہوا کہ تمہارے دل سخت تھے۔“ انہوں نے دست بستہ ہو کر فیض کیلئے التجا کی تو

آپ ﷺ نے فرمایا ”اس کیلئے یہ شرائط ہیں کہ تم اور تمہاری اولاد، ہماری اولاد اور پس ماندگان کیلئے دنیاوی مال و متاع سے مروت نہ کریں اور ہمارے مکان اور گھر نہ آئیں تاکہ تمہارے دنیاوی امور کے سبب ہمارے عیال اور اولاد میں دنیاوی جھگڑے اور فساد نہ پڑ جائیں۔“

آپ ﷺ نے اورنگ زیب سے یہ اقرار لیکر اس پر توجہ کی اور خاص فیض تک پہنچایا۔ بعد ازاں جب وہاں سے روانگی کا ارادہ کیا تو اورنگ زیب نے آپ ﷺ سے یادگار کیلئے التجا کی تو آپ ﷺ نے وہیں کھڑے کھڑے کتاب ”اورنگ شاہی“ تصنیف فرمائی جسے شاہی محروں نے اسی وقت تحریر کر لیا۔

میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت نئی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس نے اس عاجز کو حضرت نئی سلطان باہو کی تصنیف مبارکہ اورنگ شاہی کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور اپنی لاہوری سے قلمی و مطبوعہ نسخہ جات عطا فرمائے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قلمی نسخہ جات

۱۔ کاتب ڈاکٹر محمد صادق مانسہرہ، سال کتابت 1407ھ

۲۔ کاتب گل محمد سندھی، سال کتابت 1336ھ

۳۔ کاتب محمد رضا، سال کتابت 1306ھ

مطبوعہ نسخہ جات مع اردو ترجمہ

۱۔ مترجم ڈاکٹر کے۔ بی۔ نسیم، سال اشاعت 1998

۲۔ مترجم ڈاکٹر سلطان الطاف علی۔ بار اول نومبر 2011ء

ڈاکٹر کے۔ بی۔ نسیم نے کاتب محمد دین کے قلمی نسخہ کو بنیاد بنایا جس کی تاریخ و سال کتابت 3 رمضان المبارک 1297ھ ہے۔ جبکہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے ترجمہ کے لیے چار قلمی نسخہ جات کو مد نظر رکھا جن میں مذکورہ بالا تین قلمی نسخہ جات کے علاوہ چوتھا قلمی نسخہ نور محمد کلاچوی کا ہے

جس کا سال کتابت 1335ھ ہے۔ نور محمد کلاچوی کے قلمی نسخہ میں کچھ ایسے پیرا گراف ہیں جو دیگر قلمی نسخہ جات میں موجود نہیں۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے انہیں اپنے ترجمہ میں شامل کیا ہے اور اپنے پیش لفظ میں اس کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ ہم نے بھی انہیں اپنے متن میں شامل کر لیا ہے اور ان کا ترجمہ صفحہ نمبر 31 سے 34 تک اور صفحہ نمبر 52 سے 53 تک موجود ہے۔

میں سلطان العاشقین حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کا نہایت مشکور ہوں جنہوں نے اس عاجز کو سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو کی اس کتاب کے ترجمہ کی سعادت عطا فرمائی اور ظاہری و باطنی کرم توازی بھی فرمائی۔

میں مسز عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے نہ صرف فارسی متن بلکہ اردو ترجمہ پر بھی نظر ثانی فرمائی اور اہم مشورے دیئے۔ میں راشد گلزار سروری قادری کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے کتاب کے فارسی متن اور اردو ترجمہ کی کمپوزنگ کی اور کتاب میں موجود نقش و براہن کیے۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

عاجز

مارچ 2025ء

پروفیسر سلطان حافظ حماد الرحمن سروری قادری

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو علیہ السلام

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو علیہ السلام اعوان قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں اور اعوانوں کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جاتا ہے۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو علیہ السلام کے اجداد وادی سون سیکسر (تحصیل نوشہرہ ضلع خوشاب) کے گاؤں انگہ میں رہائش پذیر رہے۔ انگہ کے قبرستان میں سلطان العارفین کے دادا حضرت سلطان فتح محمد علیہ السلام کا مزار ہے۔ اسی انگہ گاؤں میں سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو علیہ السلام کی وادی محترمہ اور نانائے علیہ السلام کی مبارک قبریں بھی موجود ہیں۔

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو علیہ السلام کے والد محترم کا اسم گرامی حضرت سلطان بازید محمد علیہ السلام تھا۔ سلطان بازید علیہ السلام پیشہ و سپاہی اور مغل بادشاہ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ علیہ السلام نے اپنی تمام جوانی جہاد کی نذر کر دی۔ جب آپ کی عمر ڈھل چکی تو آپ علیہ السلام اپنے ملاقاتیوں میں واپس آ گئے اور اپنی ایک رشتہ دار ہم کفو خاتون حضرت بی بی راستی علیہ السلام سے نکاح فرمایا۔ حضرت بی بی راستی علیہ السلام ایک عارفہ کاملہ تھیں اور فانی تھو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو علیہ السلام اپنی تصانیف میں اپنی والدہ محترمہ سے عقیدت و محبت کا بارہا اظہار فرماتے ہیں:

”مائی راستی صاحبہ علیہ السلام کی روح پر اللہ تعالیٰ کی صد بار رحمت ہو کہ انہوں نے میرا نام باھو (علیہ السلام)

رکھا ہے۔“

سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ ایک بیت میں فرماتے ہیں:

راستی از راستی آراستی
رحمت و غفران بود بر راستی

ترجمہ: راستی سچی راستی (حق) سے آراستہ ہیں۔ اللہ کی رحمت و مغفرت ہو راستی سچی پر۔

آپ کے والدین کے مزارات شورکوٹ شہر میں مربع خلائق ہیں اور مائی باپ حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ یکم جمادی الثانی 1039ھ (17 جنوری 1630ء) بروز جمعرات بوقت فجر مغل بادشاہ شاہجہان کے عہد حکومت میں قصبہ شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کا نام حکیم خداوندی سے باھو رکھا۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ سے قبل تاریخ میں کسی کا نام باھو نہیں ہے۔ سلطان العارفین اسم باھو کے عین منظر ہیں اسی لیے آپ کا اسم بھی باھو ہے۔ سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی کامل تھے اسی لیے آپ کی آنکھوں میں ازلی نور چمکتا تھا اور آپ کی پیشانی نور حق سے منور تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ زمانہ شیرخواری میں سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ماہ رمضان میں سحر تا افطار دودھ نہیں پیتے تھے۔ بچپن سے ہی آپ میں نور حق اس قدر جلوہ گر تھا کہ آپ جس پر بھی نظر ڈالتے اسے واصل باللہ کر دیتے۔ اگر کسی کافر پر نظر ڈالتے تو وہ فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا۔ اسی خوف سے کفار اور ہندو آپ کے سامنے نہیں آتے تھے۔ آپ کی یہ کرامت آخری عمر تک جاری رہی۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت بہت ناساز ہو گئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے براہمن طبیب سے علاج کے لیے رابطہ کیا گیا۔ براہمن طبیب نے جواب دیا ”میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں ان کی نگاہ کے سامنے گیا تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ ان کا کرتہ یہاں بھیج دو“۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کرتہ طبیب کے پاس پہنچا تو وہ اسے دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا۔

سلطان العارفين نے کسی قسم کا کتابی اور ظاہری علم حاصل نہیں کیا۔ آپ ﷺ اپنی تصنیف ”عین الفقر“ میں فرماتے ہیں:

”مجھے اور محمد عربی ﷺ کو ظاہری علم حاصل نہیں لیکن واردات غیبی کے سبب علم باطن کی فتوحات اس قدر ہیں کہ ان کے بیان کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔“

آپ ﷺ فرماتے ہیں ”میں تیس (30) سال تک مرشد کی تلاش میں سرگرداں رہا لیکن مجھے اپنے پائے کا مرشد نہیں مل سکا۔“ ایک دن دیدار الہی میں مستغرق آپ ﷺ شور کوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ اچانک ایک صاحب نور صاحب حشمت اور بارعب سوار نمودار ہوا جس نے اپنائیت سے پکڑ کر آپ ﷺ کو قریب کیا اور بڑے دلنشین انداز میں فرمایا کہ میں علی بن ابی طالب (علیہ السلام) ہوں۔ آپ ﷺ نے مولا علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو قریب تھا کہ خود کو آپ ﷺ پر بشارت کر دیتے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ ﷺ پر توجہ مرکوز کی اور فرمایا ”فرزند! آج تم رسول اللہ ﷺ کے دربار میں طلب کیے گئے ہو۔“

پھر جیسے وقت تھم گیا، ہر شے ساکت ہو گئی اور آپ ﷺ نے ایک لمحے میں خود کو آقا پاک ﷺ کی بارگاہ میں پایا۔ اس وقت اس بارگاہ عالیہ میں حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور تمام اہل بیت جو جمع حاضر تھے۔ آپ ﷺ کو دیکھتے ہی پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے مجلس سے اٹھ کر آپ ﷺ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہوئے۔ بعد ازاں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ بھی توجہ فرمانے کے بعد مجلس سے رخصت ہو گئے تو مجلس میں صرف اہل بیت اور رسول مقبول ﷺ ہی رہ گئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ میری بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد فرمائیں گے۔ مگر آنحضرت ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک میری طرف بڑھا کر فرمایا ”میرے ہاتھ پکڑو“ اور مجھے دونوں ہاتھوں سے بیعت فرمایا۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں ”جب آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

مجھے تلقین فرمایا تو درجہات اور مقامات کا کوئی حجاب نہ رہا۔ چنانچہ اول و آخر یکساں ہو گیا۔ جب آنحضرت ﷺ کی تلقین سے مشرف ہوا تو خاتونِ جنت سیدۃ النساء حضرت فاطمہؓ نے مجھے فرمایا ”تو میرا فرزند ہے۔“

آپ ﷺ فرماتے ہیں ”میں نے حضرت ام حسنؓ اور ام حسینؓ کے قدم چومے اور اپنے گلے میں ان کی غدا کی کا حقہ پہنا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مخلوقِ خدا کو خالقِ کائنات کی جانب بلو اور انہیں تلقین و ہدایت کرو۔ تمہارا درجہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابد الابد تک ایسا ہوتا رہے گا کیونکہ یہ حکم سروری و سرمدی ہے۔“ بعد ازاں آپ ﷺ کو آقائے دو جہاں ﷺ نے غوثِ الاعظم محبوبِ سبحانی پیرِ دنگیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے سپرد فرمایا۔ حضرت پیرِ دنگیرؒ نے آپ ﷺ کو باطنی فیض سے مالا مال کرنے کے بعد خلقت کو تلقین و ارشاد کا حکم دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ”جب فقر کے شاہسوار نے مجھ پر کرم کی نگاہ ڈالی تو ازل سے ابد تک کا تمام راستہ میں نے طے کر لیا۔“

آپ ﷺ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”جو کچھ میں نے دیکھا ان ظاہری سنگھوں سے دیکھا اور اس ظاہری بدن سے ساتھ دیکھا اور مشرف ہوا۔“

رسالہ روحی شریف میں آپ ﷺ فرماتے ہیں

دست بیعت کرو ما را مصطفیٰ خواندہ است فرزند ما را محبتی
شد اجازت باحو را مصطفیٰ خلق را تلقین بہن بہر از خدا
ترجمہ مجھے حضرت محمد ﷺ نے دست بیعت فرمایا اور انہوں نے مجھے پناہ نوری حضورِ فرزندِ قرار دیا۔ مجھے حضور ﷺ نے جازت دی کہ میں خلقِ خدا کو اللہ کی راہ کی تلقین کروں۔
آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

فرزندِ خود خواندہ است ما را فاطمہ معرفتِ فقر است بر من خاتمہ

ترجمہ حضرت فاطمہ الزہراءؑ نے مجھے اپنا فرزند فرمایا ہے اس سے معرفت فقر کی مجھ پر انتہا ہوگئی۔

سیدنا غوث الاعظم شیخ عبد قادر جیلانیؒ سے باطنی تربیت کی تکمیل کے بعد آپ نے سید عبد الرحمن جیلانی دہلویؒ کے دست اقدس پر بیعت فرمائی اور خلق کو تلقین اور رشد و ہدایت کا شمار فرمایا۔ اس مقصد کے لیے آپ نے بہت سے سفر کئے۔ آپؒ نے زیادہ تر سفر وادی سون سکسر، ملتان، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، سندھ اور یوچستان کی طرف کئے۔ آپؒ کی ساری زندگی شہر شہر، قریہ قریہ گھوم پھر کر کربان مولیٰ کو تلاش کرنے اور انہیں واصل باندہ کرنے میں گزری کیونکہ خلق خدا کو تلقین کرنے کی یہ ذمہ داری آپؒ کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس سے حاصل ہوئی۔

سلطان العارفین حضرت نجی سلطان باھوؒ ”سلطان فقر“ کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ جس طرح محبوب سبحانی، قطب ربانی، غوث صدیقی حضرت سیدنا شیخ عبد قادر جیلانیؒ کا اعلان قَدَحِيْ هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةٍ كُلِّ وَلِيٍّ اللّٰه ہے اسی طرح سلطان العارفینؒ نے اعلان فرمایا ”تا نکمہ زلف از سرفرازی عین عنایت حق الحق حاصل شدہ و از حضور فائز انور اکرم نبوی ﷺ حکم ارشاد خلق شدہ، چہ مسلم، چہ کافر، چہ با نصیب، چہ بے نصیب، چہ زندہ و چہ مردہ۔ بزبان گوہر فشاں مصطفیٰ ثانی و مجتبیٰ آخر زمانی فرمودہ۔“ (رسالہ روحی شریف)

ترجمہ جب سے اظہارِ ازی کے باعث حقیقت حق کی عین نوازش سے سربندی حاصل ہوئی ہے اور حضور فائز انور نبی کریم ﷺ سے تمام خلقت یا مسلم، یا کافر، یا با نصیب، یا بے نصیب، یا زندہ و یا مردہ سب کو ہدایت کا حکم مل رہا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی زبان گوہر فشاں سے مجھے مصطفیٰ ثانی اور مجتبیٰ آخر زمانی فرمایا ہے۔

مصطفیٰ ثانی و مجتبیٰ آخر زمانی کے لقب سے مراد یہ ہے کہ تخری رہانہ میں جب جاہلیت اپنے پر پھیلائے لگے گی تو سلطان العارفین حضرت نجی سلطان باھوؒ کے سلسلہ کا کوئی امام آپ کی

تعلیمات کو عام کر کے آپ ہی کے سلسلہ فقر کے ذریعے خلعت و جہت کو نیست و نابود کر کے دین حق کا پھر سے بوں بالا کرے گا۔

سلطان العارفین حضرت خلی سلطان باہو سیّد کی 140 تصانیف ہیں جن میں سے صرف ایک پنجاب آیات کی صورت میں ہے اور دیگر تمام فارسی میں ہیں۔ آپ سیّد کی کتب علم لدنی کا شاہکار ہیں۔ سلطان العارفین سیّد کا یہ فرمان ہے کہ جس کو کوئی مرشد کامل اکمل نہ ملتا ہو وہ میری کتب کو وسیع بنائے۔ آپ سیّد رسولہ روحی شریف میں فرماتے ہیں

”اگر کوئی وہی واصل عالم روحانی یا عام قدس شہود سے رجعت کھا کر اپنے مرتبے سے گر گیا ہو وہ اس رسالہ کو وسیع بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل اکمل ثابت ہوگا۔ گروہ اسے وسیع نہ بنائے تو سے قسم ہے اور اگر ہم سے اس کے مرتبے پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔“

سلطان العارفین سیّد کا یہ احادیث آپ کی ہر کتب میں غلاف کی رد و بد کے ساتھ موجود۔

ہے۔ میرے مرشد کامل سلطان العارفین حضرت خلی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس اپنی تصنیف شمس الفقرا میں سلطان العارفین سیّد کی تصانیف کے بارے میں رقم طراز ہیں

”حضرت خلی سلطان باہو سیّد کی تصانیف کی عبارت بہت سادہ اور سلیس ہے جسے عام اور معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ آپ سیّد کی تصانیف کی عبارت میں ایسی روانی اور تاثیر ہے جو دور بن مطاع قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے۔ ان کتب کو اگر با دہ اور با وضو پڑھا جائے تو فیض کا ایک سمندر کتب سے قاری کے اندر منتقل ہوتا ہے۔ مگر قاری صدق دس سے مطاع جاری رکھے تو آپ سیّد کے حقیقی وارث سردری قادری مرشد تک راہنمائی ہو جاتی ہے۔ آپ سیّد نے اپنی کتب میں آیات قرآنی، احادیث مبارکہ اور احادیث قدسی کا استعمال فرمایا ہے۔ ان کتب میں جہاں کہیں بھی عبارت میں ن کا ذکر ہے، اگر ان کو وہاں سے نکال دیا جائے تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس جگہ آیات قرآنی یا احادیث کو درج نہ کیا جاتا تو مطلب مکمل نہ ہوتا۔ حضرت سلطان باہو سیّد عبارت میں اشعار کا بر محل اور خوبصورت استعمال کرتے ہیں جس سے

عبارت کا اثر دو چند ہو جاتا ہے۔“

آپ ﷺ کی جو کتب باز رہیں تراجم کی صورت میں دستیاب ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں

(۱)۔ ایہات باہو (بخاری) (۲)۔ دیوان باہو (فارسی) (۳)۔ عین لفقر (۴)۔ نور اہدی (کلاں)
 (۵)۔ نور اہدی (خورد) (۶)۔ کلید التوحید (کلاں) (۷)۔ کلید التوحید (خورد) (۸)۔ محک الفقر
 (کلاں) (۹)۔ محک الفقر (خورد) (۱۰)۔ امیر الکونین (۱)۔ محکم لفقر (۲)۔ کشف الاسرار
 (۱۳)۔ گنج اسرار (۱۴)۔ رسالہ روحی شریف (۱۵)۔ مجالس النبی (۱۶)۔ شمس العارفین
 (۱۷)۔ جامع الاسرار (۱۸)۔ اسرار قادری (۱۹)۔ اورنگ شاہی (۲۰)۔ مفتاح العارفین
 (۲۱)۔ عین العارفین (۲۲)۔ کلید جنت (۲۳)۔ قرب دیدار (۲۴)۔ گنج برہنہ (۲۵)۔ عقل بیدار
 (۲۶)۔ فضل الملقا (کلاں) (۲۷)۔ فضل الملقا (خورد) (۲۸)۔ توفیق ہدایت (۲۹)۔ سلطان الوحم
 (۳۰)۔ دیدار بخش (کلاں) (۳۱)۔ دیدار بخش (خورد) (۳۲)۔ محبت الاسرار یا طرفۃ العین
 (یہ کتاب دنوں ناموں سے مشہور ہے)۔ (۳۳)۔ تلمیذ الرحمن (۳۴)۔ سیف الرحمن (۳۵)۔ گنج دین
 مناقب سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں
 جواب تک نابید ہیں اور ان کے نام یہ ہیں (۱)۔ مجموعۃ انضال (۲)۔ عین التجا (۳)۔ مفتاح
 العاشقین (۴)۔ قطب الاقطاب (۵)۔ شمس العاشقین (۶)۔ دیوان، ہوکیر و صغیر۔ ایک ہی
 دیوان باہو (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

آپ ﷺ نے اپنی تصانیف میں اپنی تعلیمات کو نہ تو تصوف اور نہ ہی طریقت بلکہ ”فقر“
 کا نام دیا ہے اور ”راہ فقر“ اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ راہ فقر میں مرشد کامل اکمل کی راہنمائی بہت
 ضروری اور اہم ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مرشد بھی وہ ہونا چاہئے جو پہلے دن ہی طالب مولیٰ
 کو اسم اللہ ذات سنہری حروف سے لکھ کر دے اور اس کے ذکر اور تصور کا حکم دے۔ مرشد کی مہربانی
 اور ذکر و تصور اسم اللہ ذات سے طالب پر دو انتہائی اہم مقام دیدار حق تعالیٰ اور دائمی حضوری
 مجلس محمدی ﷺ کھلتے ہیں۔ باطن میں ان سے اعلیٰ اور کوئی مقام نہیں۔ یہ مقامات صرف ان کو

حاصل ہوتے ہیں جو اخلاص اور استقامت سے مرشد کی اتباع اور رضا کے مطابق راہ حق میں چلنا سفر جاری رکھتے ہیں۔

آپ ﷺ کا سلسلہ سروری قادری ہے بلکہ آپ ﷺ نے ہی سلسلہ سروری قادری کو برصغیر میں عروج عطا فرمایا۔ اس سلسلہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مرشد کامل طاسب صائق و ایک ہی نگاہ میں اور ایک ہی توجہ سے حضور ﷺ کی مجلس میں حاضر کر دیتا ہے اور ذات حق تعالیٰ کے مشاہدے میں مستغرق کر دیتا ہے۔ اس پاک و حبیب سلسلہ میں رنج ریاضت، چہ کشتی، جھس دم، ابتدائی سوک اور ذکر و فکر کی الجھنیں ہرگز نہیں ہیں۔ یہ سلسلہ خاہری درویشانہ لبس اور رنگ ڈھنگ سے پاک ہے اور ہر قسم کے مشائخانہ طور طریقوں مثلاً عصا و تسبیح و جبہ و دستار وغیرہ سے بیزار ہے۔

سلطان العارفین حضرت نخی سلطان باھو ﷺ نے مانت الہیہ سلطان التارکین حضرت نخی سلطان سید محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانی ﷺ کو منتقل فرمائی جن کا مزار احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ہے۔

سلطان اعارفین حضرت نخی سلطان باھو ﷺ نے تریسٹھ (63) برس عمر پائی و رکیم جمادی الثانی 1102ھ (نیم مارچ 1691ء) بروز جمعرات بوقت عصر اوصاں فرمایا۔ آپ ﷺ کا مزار مبارک شہر ٹھٹھہ راجہ (ضلع جھنگ پاکستان) کے قریب قصبہ سلطان باھو میں مرجع خلائق ہے اور ہر ایک کے لیے مرکز تجلیات ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو منایا جاتا ہے۔ (ستقادہ شمس الفقرا، مختبئی، نذر دہانی، سلطان باھو۔ تصنیف سلطان اعارفین حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس)

سلطان اعارفین حضرت نخی سلطان باھو ﷺ کی تعلیمات و سلسلہ سروری قادری کے تفصیلی مطالعہ کے لیے سلطان اعارفین حضرت نخی سلطان محمد نجیب الرحمن مدظلہ الاقدس کی تصنیف "شمس الفقرا"، "مختبئی - حرر دہانی" اور "سلطان باھو" کا مطالعہ فرمائیں۔

اورنگ شاہی

(اردو ترجمہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

◆ **هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِیْمٌ** (سورۃ مدید - 3)
ترجمہ وہی اول بھی ہے اور آخر بھی، ظاہر بھی ہے اور باطن بھی ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

نبی حیات، سید السادات، خاتم النبیین، رسول رب العالمین، سرور کائنات سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی تعریف میں قرآنی آیات ناطق ہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی س، اصحاب، تابعین اور تمام اہل بیت رضی اللہ عنہم پر ہمیشہ ہمیشہ اور ہر لمحہ ہزاروں درود ہوں۔

اس کے بعد مصنف تصنیف بے تائیف کے کلمات بیان کرتا ہے کہ تصور اسم اللہ ذات سے نفس جامہ کثیف سے باہر نکلتا ہے اور صفات قلب سے متصف ہو کر روح الامر کا جامہ لطیف پہن لیتا ہے جس کی بدولت اس کا وجود اس آیت کے مصداق ہو جاتا ہے۔

◆ **اُولُو الْاَلْبَاصِ** (سورۃ الحج - 11)

ترجمہ: جنہیں علم دیا گیا اللہ ان کے درجات بلند فرما دے گا۔

۱۔ ایسی تحریر جس کا خیال اور بیان کہیں سے نہ لیا گیا ہو، مراد تصنیف ہذا اورنگ شاہی۔

مردہ دل اس (تصور اسم اللہ ذات سے حاصل ہونے والے) علم کے مطالعہ سے روز قیامت تک کے لیے زندہ ہو جاتا ہے اور علمِ فقیر یا تاثیر کی بدولت روشن ضمیر ہو کر نفس پر امیر رہتا ہے۔ میں فنا فی اللہ فقیر اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہوں اور طریقہ سروری قادری پر ہوں۔ سروری قادری عالم باللہ صاحبِ تجرید و تفرید ہوتا ہے اور کسی تکلیف و تقلید کے بغیر حریف معرفت و توحید حاصل کرتا ہے۔ فنا فی اللہ فقیر باہو قدس سرہ و مد بازید، عرف اعمان قندہ پر گنہ شور (شور کوٹ) جو ضلع لاہور کے ساتھ ہے، کا رہنے والا ہے۔ یہ کتاب اللہ کے حکم اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے باطنی تحقیق اور علمِ ظاہر کی توفیق سے لکھی گئی ہے۔

دعوتِ قبور میں سورۃ المزمل پڑھنے سے انبیاء اور اویس کی رواح سے ملاقات و ران کی صحبت و حضوری حاصل ہوتی ہے۔ یہ علمِ حاضرات بھی اسم اللہ ذات سے حاصل ہوتا ہے جس سے تصرف کا بیشمار وافی نواز ملتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کا نور رہبر بن کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری تک پہنچتا ہے اور بے محنت و بے رنج قرب و وصالِ الہی کے حصول کا ذریعہ بن کر بقا عطا کرتا ہے جس وہ سینہ با صفا اور واصل با خدام بن جاتا ہے جس پر رشد و ہدایت کی جہت

۱۔ تجرید و تفرید تجرید یہ ہے کہ طاسب (سائب) ہر ایک مقام سے نکل کر تہا ہو گیا۔ نفس اور شیطان سے اس نے حدیسی پائی۔ مقامِ حضور ہمیشہ اس کے مدِ نظر رہتا ہے۔ منظور ہو کر اس نے نفسِ مطمئنہ حاصل کر لیا ہے بس مقام پر شیطان نہیں پہنچ سکتا (یہ مقام صرف فی حد ہے)۔ تجرید یہ ہے کہ طاسب امیہ کے ساتھ ساتھ اپنے وجود کی بھی نفی کرے۔ اپنے تئیں راہ اور فقیر سے بھی فنا حاصل کرے اور اپنے اندر بھی ذات الہی کو ہی منکمل پائے۔

تجرید "فرد" سے مشتق ہے۔ فرد کے معنی واحد (Single One) کے ہیں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں طاسب وہی سے نکل کر وحدت میں قدم رکھتا ہے۔ بظاہر وہ عام لوگوں کی طرح رہتا ہے اور ان سے تعلق رکھتا ہے لیکن درحقیقت وہ مقامِ فردیت دورِ یو بیت میں غرق ہوتا ہے۔ تجرید میں طاسب کو دنیا و مافیہا کی تمام خواہشات و تعلقات کی نفی کر کے ان سے نجات حاصل کرنی ہوتی ہے جبکہ تجرید میں سے پنی ذات کی نفی کرنی ہوتی ہے۔ تجرید پہلے ہے تجرید بعد میں اور توحید (ثانی اللہ بقا باللہ) تک پہنچنے کے لیے یہ دو مقامات طے کرنے "مزم ہیں۔ (نفسِ مطہرہ تصنیف طیب

سے طی علم کے انہایت کمال مقامات کھل جاتے ہیں۔ اس بدایت سے اللہ کے بازو ال قرب، وصال اور حضوری کے بے حساب، محدود اور اتعداد مراتب ولایت حاصل ہوتے ہیں لیکن اس کے لیے اس حکم پر عمل ضروری ہے۔

❖ دَعِ نَفْسَكَ وَتَعَالُ

ترجمہ اپنے نفس کو چھوڑ دو رہند ہو جا۔

حضرت محی الدین اورنگ زیب عالمگیر راسخ دین اور طریقت کے تمام معاملات سے واقف و آگاہ، صاحب نظر و نگاہ اور فیض بخش خلق خدا دل بادشاہ ہیں۔ یہ رسالہ اسم اللہ ذات کے فیض و برکت سے اور رب الارباب، سیدنا عوث اعظمؓ کی ہر کتاب اور ہر کلام سے جو بجا صواب حاصل کرنے کے بعد لکھا گیا ہے۔ ہذا یہ رسالہ اسم و مستحق کے معرکہ کو حل کرنے کے لیے قطب معظم بھی ہے اور غم و فقر و ادویا کے لیے کسوٹی بھی۔ یہ تمام علوم کا سمندر ہے اور کونین پر ایسا تصرف رکھتا ہے کہ جس طرح سنگ پا رس ہو ہے اور تانبے کو سرخ سونے میں بدلتا ہے، یہ طاسب کاذب کو طاسب صادق بنا کر حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ جو کوئی اس رسالہ کو (صدقہ ال سے) مکمل پڑھ لے گا تو مدت جا رک و تعالیٰ اپنے اسم کی برکت سے اس کی طب پوری فرما کر اسے دنیا و آخرت میں لایحتاج کر دے گا۔ اس کا مطالعہ صرف ضروری ہی نہیں بلکہ فرض عین ہے کیونکہ اس سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔ اس رسالہ کا نام ”درنگ شاہی“ رکھا گیا ہے اور سے ”توحید الہی اور حضوری تک پہنچنے والا“ کا خطاب دیا گیا ہے۔

ایات:

ہر ورق گنجی است اکسیر و کرم

ہر سطر مزیت نوری از ختم

ترجمہ اس کا ہر ورق اکسیر اور کرم کا خزانہ ہے اور کتاب کے اختتام تک اس کی ہر سطر ستر الہی کا نور

ہے۔

ہر ورق رہبر حضوری مصطفیٰ
علم باللہ بخوان از علم الہ

ترجمہ اس کا ہر ورق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری کی طرف رہبری کرتا ہے اور اس علم الہ کے مطالعہ سے صاحب عام باللہ بن جاتا ہے۔

پس جو شخص اس رسالہ کو خلاص سے پڑھے گا، اسے مرشد سے ظاہری رہنمائی کی احتیاج نہیں رہے گی۔ اس کے دائمی مطالعہ سے علم لوح محفوظ اس پر منکشف ہو جائے گا جس کی بدولت وہ ہر تقدیر سے آگاہ ہو جائے گا، اس توفیق سے وہ جہاں چاہے خود کو پہنچا سکتا ہے اور جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

اے میرے عزیز! یہ اللہ کے علم لطیف کا طریق ہے جس سے حضوری و قرب الہی کے انوار حقیقہ غیب اغیب سے طالب کے قلب میں ظاہر ہو کر سے بے آواز بہم کرتے ہیں اور اس کے تمام مطالب پورے کرتے ہیں۔ بشرطیکہ صاحب کے پاس چشم بینا ہو، نہ کہ وہ اہل نفاق، جاہل، نادان اور سینہ میں کینہ رکھنے والا ہو۔

مرد آن باشد کہ باشد شاہ شمس
می شناسد شاہ را در ہر لباس

ترجمہ مرد وہ ہے جو شاہ (ذات حق) کو پہچان سکے۔ شاہ خواہ کسی بھی لباس میں ہو، وہ اسے پہچان سکتا ہے۔

می شناسم ہر یکی را بانظر
بجو صرفی شناسد سیم و زر

ترجمہ جس طرح ستاروں نے اور چاندی کو پرکھ لیتا ہے اسی طرح میں ہر کسی کو اپنی ایک نظر سے ہی پرکھ لیتا ہوں۔

اس مقام پر صاحب کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیغام ملنے لگتے ہیں۔ علم حضوری کی یہ راہ

عام اہل حضور کی گواہ ہے۔ روزِ است میں نے والی ہدایت سے اسے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت وہ عین بعین دیدار کرنے والا خاص ناظر بن جاتا ہے۔ پس جو شخص عین بعین نظر کرے کرتا ہے اسے مؤکل فرشتے اور نمازِ استخارہ کی احتیاج نہیں رہتی کیونکہ مرشد کامل کن فیکون کی کنہ و اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہونے والی حضوری سے ایک اکھ ستر ہزار بلکہ بے شمار علم حضرات اس پر اپنی توجہ سے کھول دیتا ہے اور کلمہ صیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کی تحقیق سے اسے دینی و دنیاوی توفیق اور برحق ہدایت حق عطا کرتا ہے۔ پس ظاہر میں اسے تصرف عطا کر کے لایحتمل بنا دیتا ہے اور باطن میں مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں لے جا کر مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ اس حقیقت حق کو اختیار کر اور باطل بدعت سے ہزار بار استغفار کر کے شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہرِ عظیم میں ہوشیار رہ۔

ہر مراتب از شریعت یافتہ
پیشوائی خود شریعت ساختم

ترجمہ میں نے تمام مراتب شریعت سے حاصل کیے ہیں اور شریعت کو اپنا پیشوا بنایا ہے۔ مرد وہ ہے جو اپنے ظاہر کو بس شریعت میں ملبوس رکھے اور باطن میں دریائے معرفت نوش کر لے۔ حضوری کی یہ راہ جو گنج بخش اور رنج بردار ہے قصہ خوبی، افسانے سننے سنانے اور جھوٹ بولنے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ تصور اسم اللہ ذات جیسے آزمودہ کار تجربہ اور پردہ گار پر یقین و اعتبار سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مجاہدہ نہیں بلکہ مشاہدہ کی راہ ہے جس میں پہلے ہی روزانہ کی حضوری بخش دی جاتی ہے۔ مجاہدہ میں ساہا سال کی ریاضت درکار ہوتی ہے مگر مشاہدہ جو کہ قرب بخشنے والا ہو پلک جھپکنے میں اللہ تعالیٰ کا لار واں وصال عطا کرتا ہے۔

علم حضرات کی شرح یہ ہے کہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حضوری تو حید حاصل ہوتی ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کرنے والے حاسب پر پہلے ہی روز حضرت بی بی رابعہ بصریؓ اور حضرت بایزید بسطامیؓ کے مراتب منکشف ہو جاتے ہیں۔ طالب کو اسم اللہ ذات کا تصور کرنے سے علم حضرات

کی تحقیق اس طرح ہوتی ہے کہ وہ حضوری میں پہنچ کر توحید اِلا اللہ کی معرفت حاصل کریتا ہے۔ پھر وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہو کر وہاں موجود تمام زندہ و گزشتہ مومن مسلمان اور اولیاء اللہ کی ارواح سے ملاقات کرتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کے علم حضرات سے اسے نوآسمانوں، عرش و کرسی، لوح و قلم، زمین کے ساتوں طبق اور کونین کا نظارہ دکھائی دیتا ہے اور یہاں تصرف حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ پہاڑوں کے پتھروں کے نیچے موجود سنگ پارس دریافت کریتا ہے۔ تمام لوگوں میں سے ولیا اللہ، قرآنی آیات میں سے اسم اعظم، پودوں میں سے کیسیا کسیر، جمعہ کے دن میں سے نیک ساعت اور تمام راتوں میں سے شب قدر تلاش کریتا ہے۔ چالیس ابدوں اور ہر ملک کے چالیس بادشاہوں، اصحاب کہف، زندہ حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ سے ملاقات کر کے ان کی صحبت سے فیضیاب ہوتا ہے۔ تصور اسم اللہ ذات کے علم حضرات سے ایک ہی ہفتہ میں عنایت الہی کی بدست مشرق سے مغرب تک چالیس بادشاہوں کی بادشاہت و تمام ملک و ولایتیں اس کے تصرف اور زیرِ حکم آ جاتی ہیں۔ یہ تمام خزانے، ولایت بے رنج اور تمام مراتب حاکم چاہتا ہے اگر تصور اسم اللہ ذات کے حضرات سے باطن میں حاصل نہ ہوتے تو راہ باطن کے تمام راہی پریشان اور گمراہ تر ہو جاتے۔

جانتے کہ اس کتاب میں سات نقش ہیں جن سے ایک ہی ہفتہ میں سات خزانے حاصل ہوتے ہیں اور پانچ روز میں (تصور اسم اللہ ذات کرے و صاحب) خدا سے واصل ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ یہ سات نقوش سات چابیاں ہیں جن سے صاحب دیدار کے لیے سات تائے کھلتے ہیں اور وہ توحید کی حضوری کی صورت میں اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ یا یہ کہ ان سات نقوش میں سات اسم ہیں جن کے تصور سے سات خزانوں کا ظلم ٹوٹ جاتا ہے اور صاحب کوسات جسموں کی حکمت معلوم ہو جاتی ہے۔

بیت

ین معمر مشکل است مشکل کش

مشکل کشاید آنکہ باشد اولیا

ترجمہ (اسم اللہ ذات کا) یہ معمر مشکل ہے لیکن یہی مشکل کش بھی ہے۔ جو اس مشکل معمر کو حل کرتا ہے وہی اولیا میں شمار ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

◆ **الَاِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ** (سورہ یونس - 62)

ترجمہ: بے شک اویا اللہ کو نہ تو کوئی خوف ہے ورنہ ہی کوئی غم۔

ان نقوش کا صاحب تصور ط لب دو حکمتوں سے خاں نہیں ہوتا۔ وہ جو بھی مشہدہ کرتا ہے توحید
إِلَّا اللّٰہ کے قرب اور محس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے کرتا ہے۔ وہ جو بھی دیکھتا ہے،
باطن صفا کی بدولت اسے حق ہی دکھائی دیتا ہے۔ وہ نبیا اور اولیا اللہ کے مراتب خواب، مراقبہ، بحر
مکاشفہ میں استغراق کے دوران یہ با عیان دیکھتا ہے یہ قدرت رحمن کے قرب سے دیکھتا ہے یا
معرفت اللہ کی توفیق سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ یا اس کے بشو روح پر نور کی مانند شعلہ چمکتا ہے جس
سے اس کے نظر و نگاہ روشن ہو جاتے ہیں اور وہ روشنی اور دلخواہ بن جاتا ہے۔ یا سلطان الوہم
مقام وحدت سے عزم نبی اور فتوحات ارسبی وارد کر کے اسے فیض و فضیلت بخشا ہے۔ یہ وہ رب
جلیل کا ہم محس ہو کر اپنی ویس کے مطابق علم حاصل کرتا ہے۔ تمام علم علوم مِنْ لَدُنِّی کی طی میں
ہیں۔ پس جو کوئی مِنْ لَدُنِّی عظم المعظم علم کا ایک حرف بھی پڑھتا ہے اس سے کوئی بھی علم مخفی یا
پوشیدہ نہیں رہتا۔ تو اسم اللہ دست کے ستر سے وہ ایک حرف یاد کرتا کہ تو جہاں بھر پر میر ہو کر
ہمک المملکی بن جائے۔

سے عزیر من! جانے کہ اس راہ میں پہلے چار پرندوں یعنی حرص کے کوئے، شہوت کے مرغ،

مرشد کمال کمال چار مع نور الہدیٰ۔

زینت کے مور، ہوا و ہوس کے بوتر کو تصور اسم اللہ ذات کی چھری سے ذبح کر اور پھر اس کے بعد فقر معرفت خدا میں قدم رکھ۔ جس وقت یہ چاروں پرندے مرجاتے ہیں تب ظاہری حواس بند ہو جاتے ہیں اور باطنی حواس کھل جاتے ہیں جس سے حق حق کو اور باطل باطل کو پہنچ جاتا ہے۔ اس سب سلوک کے ابتدائی مراتب دو قسم کے ہیں۔ ایک مرتبہ وہ ہے جس میں مجاہدہ، ریاضت اور چند کشی کروائی جاتی ہے، یہ رنج و مشقت سے بھرپور مرتبہ مزدور ہے۔ دوسرے مرتبہ وہ ہے جس میں حق دکھایا جاتا اور اس کا مشاہدہ کروایا جاتا ہے، یہ مرتبہ معرفت و حضور ہے۔ جو کوئی حضوری کی خواہش رکھتا ہے وہ خود کو محسوس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری تک پہنچانا چاہتا ہے اور اس مجلس میں دائمی حاضری کر علم حضوری کا مطالعہ کرنا چاہتا ہے، سے چاہیے کہ مرشد عام یا مہدی سے یہ راہ طلب کرے کیونکہ مرشد عام باللہ راہ حضوری کے سوا اور کوئی راہ جانتا ہی نہیں۔ راہ حضوری وہ راہ ہے جو سب بات کی گواہ ہے کہ اس رہ میں رفیق (مرشد کامل اکل) ہمیشہ ہمراہ ہوتا ہے ورحمۃ لب کو صغیر و کبیرہ گنہ سے باز رکھتا ہے۔ مدد کی عطا اور فیض سے تماشائے کونین طالب کے مد نظر رہتا ہے۔ اس پر پہلے گواہ طلب علم ہے کیونکہ جاں کبھی معرفت مذتک نہیں پہنچ سکتا اس لیے کہی جاہل کبھی فقیر ولی اللہ نہیں بن سکا۔ اس علم سے علم دو مرحلے یعنی باطنی علم مراد ہے جس میں ظاہری علم شامل ہے بلکہ علم باطنی کا ایک حرف سیکھنے سے تمام علم ظاہری حاصل ہو جاتا ہے۔ دوسرا گواہ طالب مولیٰ ہے کہ جس کے مراتب بہت ہی اعلیٰ و ولی ہیں۔ تیسرا گواہ فضل العلماء، چوتھا گواہ اولیاء، پانچواں گواہ خلق خدا کی راہبری کرنا اور انہیں فیض پہنچانا ہے، چھٹا گواہ بدب باجیا ہونا، ساتواں گواہ ہوا و ہوس کو چھوڑنا اور آٹھواں گواہ غرق فنا فی التوحید ہو کر فنا فی اللہ و با خدا ہو جانا ہے جس کے متعلق فرمایا گیا ہے

♦ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْمًا كُنْتُمْ (سورۃ احمید - 4)

ترجمہ اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہوتے ہو۔

جو یہ آٹھ گواہ نہیں رکھتا اسے پیری و مرشدی کی راہ معلوم ہی نہیں۔ یہ گواہ رکھنے والے مرشد ہی طالب

کو اس کے تمام مطالب کا گنج عطا کر کے اس کے سب غم دور کر سکتا ہے۔ ایسا مرشدِ عالم کا مونس و دلخواہ یا راہِ سر پروردگار کھولنے والی سپر ہیر ہوتا ہے جو سے باطل بدعت سے ستفہار کر داتا ہے۔ وہ صاحبِ نظر اور شریعت کا ایسا شہسوار ہوتا ہے کہ طابوتِ مولیٰ اسے اس طرح پہچان دیتے ہیں جیسے آفتاب کو سب دیکھتے ہی پہچان جاتے ہیں۔

ان ساتوں نقوش سے ہر مطلب اور تصرف کا خزانہ بغیر محنت و رنج کے حاصل ہو جاتا ہے۔ علمِ حاضرت کی بدوستِ طی سے طی کھلتی چلی جاتی ہے، حق سے حق دکھائی دیتا ہے اور قیوم سے ماضی، حال اور مستقبل کے حقائق معلوم ہو جاتے ہیں۔ یہ رہِ حضوری علمِ حضور سے حاصل ہوتی ہے جو کہ اللہ کی توحید و معرفت کے نور کا خاصہ و خالصہ ہے۔ یہ مراد بخش مراتبِ رحمن ہیں جو دنیا، نفس و شیطان پر غالب بنا دیتے ہیں اور انسانِ کامل کا نصیب ہیں۔ ان مراتب سے اہل یقین کو توریث، انجیل، زبور و فرقانِ حمید کے علم کے ساتھ ساتھ اسمِ عظیم اور تمام خزانوں اور مخلوقات پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ اسمِ اللہ کا نقش جو فقر کے لیے باعثِ بدیت و فضل ہے، یہ ہے



اوری حرفی کا یہ نقش حضرات عطا کرتا ہے

نیر	قدرت	تفکر	تصور	تصور	تصور	توقل	ترب	فرا	ولیت
عام	امیر	تعارف	توحید	تصرف	نور	توکل	تحقیق	بدیت	بقا
معرفت	فصل	فصل	وہ	حکایت	ثبات	محبت	مکاشفہ	ر	راہ
فض	جہت	قدیر	نیت	بدیت	پانگت	مرت	مشاہدہ	یاد	تور
بار	بارہ	ذوق	شفقت	شم	شط	نفس	نہ	عہ	سیاہ
ظفر	باہر	شوق	شریت	شہ	سہ	سہ	سہ	سہ	غلو
حالت	عل	عام	بدی	غائب	عین	طرح	مطالعہ	جہت	حاج
طلب	ط	کل	مس	عنایت	عاد	نوع	قالب	عمرت	عمرت
تجربہ	تجربہ	کرامت	کرامت	کرامت	کرامت	کرامت	کرامت	کرامت	کرامت
ق	ق	ق	ق	ق	ق	ق	ق	ق	ق
درد	درد	درد	درد	درد	درد	درد	درد	درد	درد
و	و	و	و	و	و	و	و	و	و

ہر دائرہ میں موجود حرف کی دعوت گردل اور سانس سے پڑھی جائے تو جسم کے ساتوں اندام نور بن جاتے ہیں۔ اگر اسے دہر کر پڑھا جائے تو حضوری حاصل ہوتی ہے اور وہ عالم باللہ ہی ہے جو اس نقش کا عامل اور اس مشق کا علم رکھنے والا ہے۔ عام باللہ کے سینہ میں بے شمار خزانے ہوتے ہیں جن پر اسے مکمل تصرف حاصل ہوتا ہے اور اسے کسی چیز کی احتیاج نہیں ہوتی۔ اس کے سینہ میں موجود علم کا حرف ”ع“ اسے عین (ذات) تک پہنچا دیتا ہے۔

ثابت مبارک	اَنَّهُ نَشْرَحُ لَكَ صَدْرَكَ		شارت
توضیح توضیح توضیح	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ	قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ	توضیح توضیح توضیح
	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ	اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ	
مبارک ہفتے میں	مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ		

ذکر لہ شیطان، وسوسہ، خناس اور غرطوم سے وجود کو اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ پھر وہ کبھی وجود میں نہیں آتے۔ جو شخص ان صفات سے خلصی پاتا ہے وہ صفات حسنہ پنا کر اپنے سینہ صفا کی بدست سورۃ اخلاص میں مذکور خاص مرتبہ حاصل کریتا ہے۔ اس کے وجود سے جملہ خطرات ختم ہو جاتے ہیں اور اس کے ظاہری حواس بند مگر باطنی حواس کھل جاتے ہیں۔ اَنَّهُ نَشْرَحُ کے حرف 'ل' سے لایحتاج ہو جاتا ہے اور حرف میم (م) سے مجس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی مصوری حاصل کر لیتا ہے۔ علم صفا جب سینہ میں آ جاتا ہے تو ہوا و ہوس کو سینہ سے نکال دیتا ہے۔ سینہ میں موجود یہ علم اللہ کا فضل اور اس کی طرف راہبری کا وسیلہ ہے۔ اس علم کو حاصل کرنے اور اس کی مشق کرنے سے ہاتھوں ہاتھ طالب کو دستگیری کی ضروری حاصل ہو جاتی ہے۔ تصور اسم اللہ ذات فیض بخش ہے اور اس کے وجود کرم سے طالب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ آپ طالب سے فرماتے ہیں:

ترجمہ میرے ہاتھ تھ مو

اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

♦ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ (سورة انفال - 17)

ترجمہ: اے نبی یہ کنکر آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکے تھے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک تھ منے اور آپ کی پرتا شیر تلقین و تعیم پر عمل کی مشق کرنے سے طالب کے ساتوں اند منور ہو جاتے ہیں۔ کلمہ طیب کی مشق مرقوم وجود یہ کرنے اور دست نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اسے حضور عمل حاصل ہو جاتا ہے۔ آپ کے دست مبارک سے بہت سے معجزات کفار کے سامنے صا در ہوئے جیسے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک سے مٹھی بھر ریت جانب کفار پھینکی تو اس ریت کا ہر ذرہ آگ بن گیا اور تمام کفار جل کر خاکستر اور نیست و نابود ہو گئے۔



دوسرا معجزہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے صادر ہوا یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت کے ایک اشارہ سے ہی چاند کے دو ٹکڑے کر دیے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ بَعْدَ خَذَابِ الْكَوْنِ وَاسْمَاكَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ لَكَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

ترجمہ اے اللہ درود بھیج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کونین کے درات کی تعداد میں اور برکت و سہمٹی عطا فرما، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ایک اور معجزہ یہ ہے کہ جو خطاب اس طریق یا توفیق و تحقیق پر یقین رکھتا ہے اسے مرشد کامل اکمل باطن میں مجلس محمدی کی حضوری میں پہنچا کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تلقین دواتا ہے۔ ایسا ہی عام یا مرشد لائق ارشاد ہے جو علم حضرات سے حضوری عطا کرنا چاہتا ہو اور تصور اسم اللہ ذات سے طاب کو حضوری میں پہنچا دے۔ آیات:

خُلِّدَ بَيْدِي فَرمود با مصطفیٰ
میگر فتم دست از ہر الہ

ترجمہ جب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خُلِّدَ بَيْدِي (میرے ہاتھ تھام لو) فرمایا تو میں نے اللہ کی خاطر فوراً تھام لیا۔

دست بیعت و ارشاد محمدؐ یا فتم
تلقین محمدؐ یا خود رفیق ساختم

ترجمہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشد و ہدایت حاصل کر کے تلقین محمدؐ کو اپنا رفیق بنالیا۔

ہر کہ گیرد دست نبویؐ ہا کرم
در وجود او نمازد یحییٰ غم

ترجمہ جس نے بھی دست نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تھام لیا اس کے وجود میں آپ کے کرم سے کوئی غم باقی نہیں رہتا۔

جان لے کہ کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کا ہر حرف طالب کو يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ^۱ ”اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے“ کے مرتبہ پر اس طرح پہنچا دیتا ہے کہ اس کا ہاتھ ہمیشہ کے لیے دست قدرت کے نیچے رہتا ہے۔ نفس امارہ کا قہر ہر بے دین، جن بلکہ راندہ درگاہ شیطان سے بھی سخت تر ہے۔ ایات۔

ترا بانفس کافر کیش کاریست

بدام آور کہ این طرفہ شکاریست

ترجمہ تیر واسطہ کافر جیسی خصلت رکھنے والے نفس سے پڑا ہے، اسے اپنے دام میں فوراً پھنسا لے کیونکہ یہ بہت عمدہ شکار ہے۔

اگر ماری سیاہ در آستین است

بہ از نفسی کہ پا تو ہم نشین است

ترجمہ اس کافر نفس کو اپنا ہم نشین بنانے سے بہتر ہے کہ تو اپنی آستین میں سیاہ ناگ رکھ لے۔ جان لے کہ جب نفس سیری کی حالت میں ہوتا ہے تو فرعون کی طرح، ناکا دعویٰ کرتا ہے۔ نفس جب بھوکا ہو تو اس دیوانے کئے کی طرح ہوتا ہے کہ جسے اَکْلُ الْخَلَالِ وَصِدْقُ الْمَقَالِ (حلال کھانے اور سچ بولنے) کی تمیز نہیں رہتی۔ اسی لیے فرمان الہی ہے:

دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ اور اللہ کی طرف آ جا۔

نفس شہوت کے وقت بے عقل، جاہل، بے علم اور بے شعور ہوتا ہے اور گناہ کرتے وقت اللہ کو ضرر نہیں سمجھتا۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ ساتھ رہنے والا رفیق ہے مگر بندہ ہی اسے دیکھنے سے نہ ہا اور گمراہ

ہے۔

◆ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ (سورۃ الحديد-4)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہوتے ہو۔

اور وہ نفس ہی ہے جس نے فِیْ رُؤُوسِ اِلٰی اللہ (اللہ کی طرف دوزخ) کو فِیْ رُؤُوسِ اِلٰی اللہ (دور و بندے دور) سمجھ رکھا ہے۔ نفس غصہ اور غضب کے وقت قرآن پاک کا مخالف شیطان بن جاتا ہے کہ اس وقت اس کے منہ سے گالیں نکلتی ہیں۔ جہاں سختی کی ضرورت ہو نفس وہاں قرون کی طرح بخیل بن جاتا ہے اور چون و چرا کرتا ہے اور بخل تو بہت ہی برا فعل ہے۔ پس تصور اسم اللہ ذات کے ذریعہ نفس کو یا تو ایک ہی مرتبہ فرمانبردار کر لے یا اسے قتل کر دے یا اس طرح زندان میں قید کرے کہ جس طرح حضرت سیدنا علیہ السلام دیوؤں کو قید کیا کرتے تھے۔ علم حضرات کی بدولت اس چور نفس کو اپنے وجود میں یک ہی لمحہ میں شاخت کیا جاسکتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے

❖ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ يَلْفَنَاءَ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا پس اس نے اپنے رب کو پہچان لیا، جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچان لیا پس اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچان لیا۔

نفس کی موت سے وہ مَوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اور زندگی میں ہی موت کا تماشہ دیکھ بیٹا ہے۔ فرمان حق تعالیٰ ہے

◆ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (سورۃ یونس-31)

ترجمہ: وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

جب نفس اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو احوالِ حیات کا مشاہدہ اس پر کھل جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ ادب کی قید میں آکر تمام ہوس، کفر و شرک کو چھوڑ دیتا ہے۔ یہ تمام مراتب مرشد کامل عالم کامل کے لیے ایک دم میں منکشف کرنا اور ایک ہی قدم پر دکھ دینا نہایت آسان کام ہے۔ لیکن خام اور کم حوصلہ طالب کے لیے تصرفِ الہی کے خزانوں اور وزارت و بادشاہی کے مراتب کی اپنے وجود میں

حفاظت کرنا اور ماہ سے ماہی تک کے تمام طبقات کی سیر کرنا بہت ہی مشکل اور دشوار ہے۔ کیونکہ اس خزانہ خرمی سے نفس کا قالبی قلب اس قدر رحمت حاصل کرتا ہے کہ ایک ہی دن رات میں جان بلب ہو کر مر جاتا ہے۔

مجھے ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو مکاری سے پارسائی کا دعویٰ کرتے ہیں جبکہ درحقیقت گنہگار تک ان کی رسائی ہی نہیں۔ حدیث مبارکہ ہے۔

❦ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْفُقَرَاءَ الْغَنِيِّ

ترجمہ بے شک اللہ غنی فقر سے محبت کرتا ہے۔

پس وہ انہیں کبھی نہ ختم ہونے والے خزانے عطا کرتا ہے۔ مگر اس راہ میں علم کی رفاقت اور ہمراہی لازمی ہے کیونکہ علم ہی عالم کا گواہ ہے اور علم پر ہی عالم کی نگاہ ہے جبکہ جہل کفر ہے اور جاہل گمراہ ہے۔ علم مونس جان ہے اور بے علم زاہد دیو شیطان ہے کیونکہ یہ خبیث قرآن اور نص و حدیث پر اعتقاد نہیں رکھتا ہند اس کی کوئی بات بھی قابل یقین نہیں ہے۔

جان لے لے کہ ابلیس س قدر عالم فی ضل تھا کہ اس نے ہر علم پڑھ رکھا تھا اور کوئی بھی علم اس شیطان سے پوشیدہ نہ تھا مگر دو علم ایسے تھے کہ جن سے سے محروم رہا گیا۔ پس جو ان دو علوم کو پڑھتا اور جانتا ہے اللہ سے دنیا و آخرت میں صاحب عظمت اور مخدوم بنا دیتا ہے۔ پہلا علم وہ ہے جس کے حصول کے بعد نماز میں وسوسے و خطرات نہیں آتے اور حضور قلب سے نماز ادا کی جاتی ہے کہ یہیں تجرد کا خاصہ ہے و شیطان یہی عبادت مجدد نہ کرنے کی وجہ سے مردود ہوا۔ دوسرا علم مرغالب ہے جو شیطان کے لیے قاتل تیغ برہنہ ہے۔ یہ ستم تلمیذ الرحمن کو دورانِ حضوری مطاعہ سے حاصل ہوتا ہے اور پہلے علم کی شرح ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کا ہر کلمہ اسے دین پر قوی اور نفس پر منصف آئین بناتا ہے۔ مقام حضور میں اس علم کے مطاعہ سے وجود میں اس کے ہر کلمہ سے ایسی تجلی پیدا ہوتی ہے جو دن رات حاسب کے ساتوں اندام کو اس طرح جلاتی ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو جلا دیتی ہے۔ اہل تجلی سے شیطان جو کہ نفس کا وزیر ہے، دور بھی گتا ہے۔ کلمہ طیب کی مشق مرقوم

وجودیہ کرنے والا نفس پر امیر ہوتا ہے، وہ خناس کو مار کر روشن ضمیر ہو جاتا ہو اور خود کو روزِ دل ہی حضوری میں پہنچا دیتا ہے، یہ مراتب طاب سب اللہ فقیر کے ہیں۔

اللہ صوفیوں میں چار علم ہیں۔ پہلا قاعدہ نعم الہدٰی ہے جو ظاہر کو باطن سے بدل دیتا ہے اور طاب سب کا نصیب بھی طاب ہر فرد دیتا ہے۔ یہ قاعدہ علم معمر کشا ہے جو پڑھائے گئے سبق کو اس علم سے کھول کر دکھ بھی دیتا ہے۔ دوسرا قاعدہ علم نعم الغض ہے جس میں عیان با عیان اور بیان با بیان علم نصیب ہوتا ہے۔ یہ نیکیوں کا علم ہے جسے عمل میں لانا بھی ایک معمر ہے، اس معمر کو عالم ہائے عرف ولی اللہ ہی کھولتا اور دکھاتا ہے۔ تیسرا قاعدہ دل میں علم نعم کا سبق ہے جس میں محاسبہ با محاسبہ، مکاشفہ با مکاشفہ، سینہ با سینہ علم حاصل ہوتا ہے۔ یہ علم سینہ کو نفاق اور ریا سے س طرح پاک کرتا ہے کہ سینہ میں کوئی ظہری احتیاج باقی نہیں رہتی۔ چوتھا قاعدہ ہدایت الازل کے علم کا ہے جس میں عام النفس، عام آدم، عالم روح اور عالم قلب کا علم روشن ضمیر شامل ہیں۔ حمد عموم ان چار علم الکتاب میں ہی آجاتے ہیں۔ حدیث مبارکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

❖ اَذَلَّتْ يَاعَلِيُّ ظَرْفِي فَقِيَّيَ اللَّهُ بِذَلِكَ الظَّرْفَيْنِ

ترجمہ: اے علی! خوب جان دو کہ میرا ستہ ہی تہ تک پہنچنے کا راستہ ہے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

❖ قُلْ يَاعَلِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اِنْمَحُضْ عَيْنَكَ وَارْفَعْ صَوْتَكَ وَآتَا اِسْمُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

ترجمہ: اے علی! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اس طرح کہیں کہ آپ کی آنکھیں بند ہوں اور آواز بلند ہو اور آپ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کو خود سنیں۔

یہ بھی تصور اسم الہ ذات ہی کی ایک قسم ہے۔ جان لے کہ یہ طریقت بھی علم شریعت میں ہی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

❖ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (سورۃ آل عمران - 31)

ترجمہ (اے محبوب) فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

یہ آیت مبارکہ، مک الملکی (انسان کامل) کی محبت کے حق میں ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

⊕ الشَّرِيعَةُ اَقْوَالِي وَ لَطَرِيقَةُ اَفْعَالِي وَ الْحَقِيْقَةُ اَحْوَالِي وَ الْمَعْرِفَةُ اَعْرَافِي

ترجمہ شریعت میرے اقوال، طریقت میرے افعال، حقیقت میرے احوال اور معرفت میری پہچان ہے۔

اللہ تعالیٰ بے مانند و بے مثال کی محبت میں ختم ہو جانے سے ہی اس کی حضوری اور وصال حاصل ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

◆ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيْرُ (سورۃ الشوری - 11)

ترجمہ اس کی مثل کوئی نہیں اور وہ سمیع و بصیر ہے۔

وصال کی یہ راہ ظاہر میں شریعت پر اعتقاد کے ساتھ عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ محبت الہی کے یہ حوالہ کا فضل ہیں اور وہ جسے چاہتا ہے بغیر محنت کے عطا فرماتا ہے جیسا کہ فقیر حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ۔

◆ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَن يَّشَاءُ (سورۃ آل عمران - 73)

ترجمہ بے شک یہ اللہ کے ہاتھ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

طریقت سے مراد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور موافقت ہے۔ اس راہ میں سب سے پہلے رزاق پر مکمل اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ دوم نیکی و بدی کو مد نظر رکھتے ہوئے خوف کو ملحدہ اپنا رفیق بنانا جو کہ پل صراط پر چپنے کے مترادف ہے۔ سوم یہ کہ اپنے ساتوں اندام

کو ہر دم تصور اسم اللہ ذات کے تصرف سے انکی محفوظ کرنا اور ذکر نئی اثبات کو دھیان میں رکھنا۔
چہاں یہ کہ نفس (کو غیر بند میں مشغول ہونے سے بچنے) کی خاطر مخلوقات سے قطعِ تعلق کرنا۔ پنجم یہ کہ موت کو دوست رکھنا۔ حدیث مبارکہ ہے:

⊕ الْمَوْتُ جِسْمٌ يُؤْتِي الْحَيَاتِ إِلَى الْحَيَاتِ

ترجمہ موت وہیل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتا ہے۔

ششم دنیا کو ترک کرنا۔ حدیث مبارکہ ہے

⊕ الدُّنْيَا جِيفَةٌ وَكَأَيُّهَا كِلَابٌ

ترجمہ دنیا مرد رہے اور اس کے طالب کہتے ہیں۔

ہفتم فنا فی اللہ ہو جانا ہے جس کے بعد یہ سات مراتب حاصل ہوتے ہیں: سچے خواب دیکھنا، بے آواز الہام ہونا، روشن ضمیری، علم حضرات کا ظاہری علم، علم باطن، لوح محفوظ کے علم کا مطالعہ اور سواں مرتبہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچنا اور اس کا مشاہدہ کرنا ہے۔ صاحب احوال کو حقیقت، معرفت کے یہ تمام مراتب شریعت اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موافقت اختیار کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

❖ الْمَشْرِيقَةُ كَالْبَيْنِ وَالطَّرِيقَةُ كَالْجُفَرَاتِ وَالْحَقِيقَةُ كَالسَّكَّةِ وَالْمَعْرِفَةُ كَالرُّوْعَانِ

ترجمہ شریعت دودھ کی مثل ہے، طریقت وہی ہے، حقیقت مکھن ہے اور معرفت گھی ہے۔

یہ تمام قاعدے شریعت سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

◆ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (سورۃ الحجر - 99)

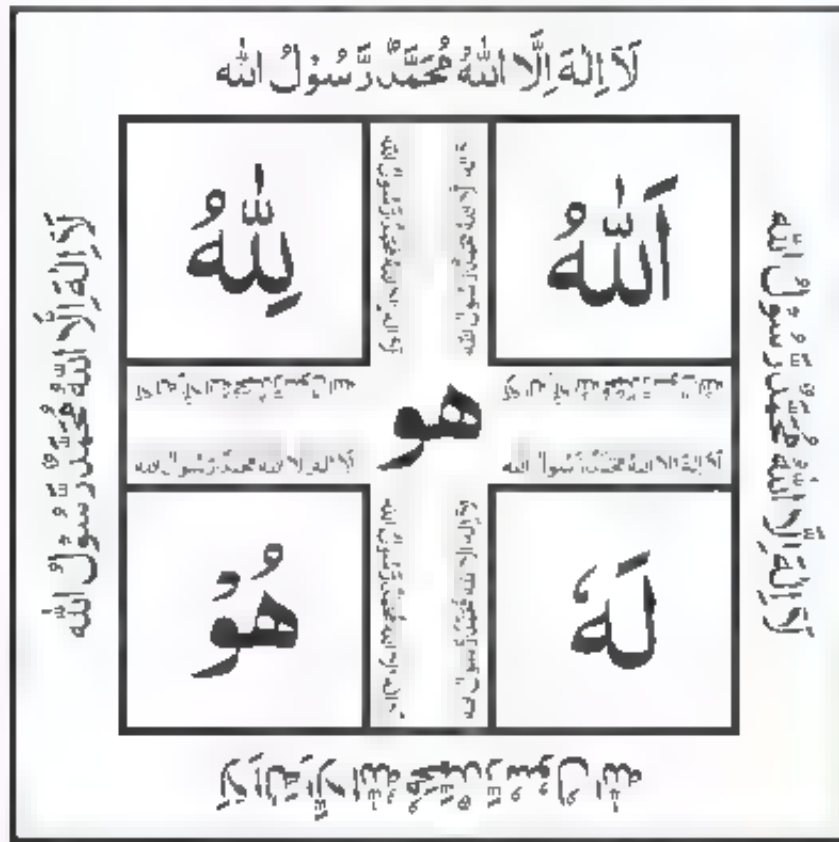
ترجمہ اس وقت تک اللہ کی عبادت کرا جب تک کہ تمہیں حق یقین نہ حاصل ہو جائے۔

یہ مقام بندگی ذات و صفات کی معرفت کا مطالعہ رکھنے والے صاحب احوال اور خدامِ انعم کو حاصل

ہوتا ہے۔ اسم اللہ کی تکلی نور سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں لے جاتی ہے۔

ذکرِ کلمہ طیب کے تصور کی برکت سے طاسب اللہ روشن ضمیر ہو کر اپنے قلب میں اسرارِ الہیہ کی فتوحات

کی سیر کرتا ہے اور بغیر کسی تکلیف کے دونوں جہان کا نظارہ دیکھتا ہے۔
 کلمہ صیب کی دیگر برکات یہ ہیں کہ طالب اپنے وجود میں نفس اور روح کے احوال دیکھتا ہے،
 شیطان، اہل قبور، پرندوں اور جانوروں کے احوال کی حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے اور صاحبِ ارواح،
 صاحبِ فقر اور صاحبِ بفاق کے احوال بھی دیکھتا ہے۔ ہر دائرہ کا نقشِ مومن (مرشدِ کامل اہل) کے
 سینہ میں ہے لیکن طالب اگر مومن سے تصور اسم اللہ ذات حاصل نہیں کرتا تو وہ صورتِ دائرہ نہیں
 دیکھ سکتا کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ سینہ مومن میں یہ کہاں سے موجود ہے۔ البتہ خالص اعتقاد رکھنے
 والے صاحبِ احوال عارفوں کے سینہ میں اس کا مکمل علم موجود ہے۔



جان لے کہ جو مرشد اپنی توجہ اور تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے طالب کے وجود میں نفس و شیطان
 سے جدا نہ کر سکے نہ ہی طالب کو مرتبہ حضوری تک پہنچائے وہ وہ تمام عمر درود و وظائف اور ذکر و قمر
 کرنے کے باوجود خطراتِ شیطانی اور وسوسوں میں قید رہے، ایسا مرشدِ خام ہے۔ اس میں کامل
 ہونے کے کوئی آثار نہیں اور اس کے طالب بھی بدکردار اور بے عمل رہے ہیں۔ مطلب یہ کہ کامل

مرشد وہ ہے جو تصور اسم اللہ ذات کے ذریعے طالب کو ثبات کی منزل تک پہنچانے اور اسے شش جہات سے نکال کر لامکان میں لے جائے حتیٰ کہ اس کے لیے زندگی اور موت برابر ہو جائیں۔ چنانچہ حدیث مبارکہ ہے

❦ إِنَّ أَوْلَىٰ بِنَاءِ اللَّهِ لَا يَمُوتُونَ بَلْ يَنْتَقِلُونَ مِنَ الدَّارِ إِلَى الدَّارِ
ترجمہ خبردار! بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں، بلکہ وہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

ایہات:

جس ایمان در جس درست
بعد از مردن بماند آن نخست
ترجمہ انسان کے جسم میں ایمان ہوئے سے جسم درست رہتا ہے۔ مرنے کے بعد جو چیز باقی رہتی ہے وہ ایمان ہی ہے، ایمان جسم کو گلنے سڑنے سے محفوظ رکھتا ہے۔
احتیاجی نیست قبرش را نشان
قبر آن جس مجھ جاوداں
ترجمہ اس کی قبر کو نشان کی احتیاج نہیں ہے کیونکہ ان کی قبر تو ان کے جاوداں وجود کی بدوست جاوداں ہو جاتی ہے۔

قبر ہائے ہست عارف آن جہان
در فنا فی اللہ وارد لامکان
ترجمہ عارفین کی قبور ایک دوسری جہان ہے کیونکہ وہ فنا فی اللہ ہو کر لامکان میں پہنچ چکے ہیں۔
ہر کہ با انجا رسد مرد خدا
ہر کہ این جہی یابید مرحبا
ترجمہ جو اس جگہ (مکان) تک رسائی حاصل کر لے وہ مرد خدا ہے۔ اس جگہ پہنچ جانے والے کو

بہت مبارکباد۔

باھو چون بحر است زان بحر شرف
اویا را این مکانی لا یتخلف

ترجمہ: باخوادہ جہان ایک سمندر ہے، ایک بحر شرف۔ یہاں پہنچ کر اولیاء بر خوف سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

طلب کن از مرد مرشد راہبر
تا ترا کلی شود از حق خبر

ترجمہ: مرد مرشد جو کہ راہبر ہے، سے اس جہان تک پہنچے والی راہ طلب کرتا کہ تو حق سے مکمل طور پر آگاہ ہو جائے۔

بی حضوری نظر مرشد خام تر
مرشد جامع رساند با نظر

ترجمہ: حضوری نہ رکھنے والے مرشد کی نظر خام تر ہوتی ہے۔ جبکہ جامع مرشد ایک ہی نگاہ سے حق تک پہنچا دیتا ہے۔

کیونکہ اس کی روح دونوں جہانوں میں زندہ ہے۔ حدیث مبارکہ ہے۔

تَفَكَّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ

ترجمہ: ایک گھڑی کا تفکر دونوں جہانوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

یہی وہ تفکر ہے جو رحمتِ ہی کے مد نظر اور منظور ہوتا ہے۔ طاسب پر ذات و صفات کی تجلی اسے نور حضور کے مرتبہ پر پہنچا دیتی ہے اور وہ سمیع اللہ کی شان کا حامل ہو جاتا ہے۔ یہ تجلی نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجلیات سے ہے۔ بیت

موسیٰ ز ہوش رفت بیک پر تو صفات
تو عین ذات می نگری در تہسمی

ترجمہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو اللہ تعالیٰ کی صفات کی ایک جھلک دیکھ کر ہوش کھو بیٹھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین ذات ہی کو دیکھ کر بھی تبسم فرماتے ہیں۔ یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی شرف ہے۔

بیت

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
گلچہ در مقام بی مع اللہ

ترجمہ فرشتہ اگرچہ اللہ تعالیٰ کا بہت قرب رکھتا ہے لیکن پھر بھی بی مع اللہ کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔ حق کو قبول کر لے ورنہ باطل بدعت سے استغفار کر۔ پس مرد مرشد عالم باندہ وہ ہے جو تصور اسم اللہ ذات سے بی مع اللہ کے مقام تک لے جانے والی راہ حضوری کھول دے اور کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ سے اس کی حقیقت دکھا دے۔

بیت

آن پیر پیر است مرشد درد بین
بی حضوری پیر و مرشد دُردِ دین

ترجمہ وہی پیر اصل مرشد ہے جو درد کو پہچاننے وال ہو جبکہ حضوری نہ رکھنے والا پیر و مرشد دین کے لیے راہزن ہے۔

لاہوت لامکان میں پہنچ کر لسانِ غیب سے بے زبانِ قرآن پڑھنا اور (ظاہری) چشم کے بغیر اللہ کو بے عیان دیکھنا یک رز ہے، اسے امتق پریشان لوگوں پر ظاہر کرنے کی کیا ضرورت ہے! جان لے کہ ہر انسانی وجود وصالِ الہی کے لائق نہیں ہوتا نہ ہی ہر زبان تقریر و بیان کر سکتی ہے اور نہ ہی ہر پتھر محل ہوتا ہے۔

حدیث مبارکہ ہے: بِمَعِ اللَّهِ وَقَدْ لَا يَسْغِي وَيُؤْمِنُكَ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُزْسَلٌ ترجمہ میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ (قرب کا) ایک وقت ایسا ہوتا ہے جس تک کسی مقرب فرشتے اور مرسل نبی کی بھی رسائی نہیں۔

بیت

نہ ہر سر بود رائق بادشاہی
نہ ہر دل توان گفت سوزِ الہی

ترجمہ نہ تو ہر سر بادشاہی کے رائق ہوتا ہے اور نہ ہی ہر دلوں اس قابل ہوتا ہے کہ اسے سوزِ الہی بتا دے۔

مرد مرشد وہ ہے کہ جو طالب کے وجود میں ساتوں اندام کو ایک ہی نظر میں بہتے دریا کی طرح پاک کر دے اور دوسری نظر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں اس طرح پہنچی دے کہ طالب کو تمام عمر چھ کشی اور ریاضت کی احتیاج نہ رہے۔ مرد مرشد وہ ہے جو توبہ میں مشہدہ کروادے کیونکہ مجاہدہ نماز راز ہے۔ یہ راز ایک ایسی آواز ہے جو رکوع اور سجود کے دوران حضوری اور قرب الہی سے سنائی دیتی ہے اور طالب اللہ تعالیٰ حقیقی قوم کی طرف سے لَبَّيْكَ تِیا اَنْسَعَدَ عَنِّي حَقِّی کا جواب یا صواب لہام کے ذریعہ سنتا ہے۔ یہ نماز زندہ دل والے ادا کرتے ہیں جو نہیں مجاہدہ میں ایسا مشہدہ کرواتا ہے کہ جس سے عشق و محبت کی سوزش اور آتشِ شوق کی پیاس پیدا ہوتی ہے۔ نورِ وحید کی یہ آتش اتنی تیز ہے کہ دوزخ کی آگ اس سے ن گئی ہے۔ جس کا دل اس آتشِ محبت میں نہیں جلا اسے دوزخ کی آگ جلائے گی۔ بیت

مرا شد چنان آتش منزل
کہ دوزخ گرفتہ آتش ز دم

ترجمہ میرا دل آتشِ عشق کی ایسی منزل بن گیا ہے کہ دوزخ نے بھی میرے دل سے آگ حاصل کی ہے۔

اس آتش کی نوری و ناری تجلیات جبرئیل اور قہری میں دونوں جہنم سے زیادہ بھاری ہیں البتہ اسم اللہ ذات سے زیادہ بھاری نہیں ہے۔ چنانچہ رشادِ باری تعالیٰ ہے

◆ اِنَّا عَرَضْنَا لَآمَانَتَہٗ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَآبَيْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَ

أَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا (سورۃ العنکبوت - 172)

ترجمہ: بے شک ہم نے امانت الہیہ سمانوں، زمین اور پہاڑوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب پر پیش کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور ڈر گئے مگر انسان نے اسے اٹھایا، بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور جاہل ہے۔

پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس امانت الہیہ کی گرانباری کے باعث فرمایا کرتے تھے:

❖ يَا أَيُّهَا رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ يُخْلَقْ مُحَمَّدًا

ترجمہ: کاش کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رب محمد کو پیدا ہی نہ کرتا۔

پس کسی اور کی کیا مجال اس بار امانت کو اٹھانے کا شرف صرف انسان کو حاصل ہے لیکن حدیث مبارکہ ہے

❖ اِسْمُ اللّٰهِ شَيْءٌ ظَاهِرٌ لَا يَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَكَانٍ ظَاهِرٍ

ترجمہ: اسم اللہ ایک پاکیزہ شے ہے، یہ پاک و طاہر مکان کے سوا کسی جگہ قرار نہیں پکڑتا۔

بیت

اسم اللہ بس گران است بی بہا

این حقیقت را بداند مصطفیٰ

ترجمہ: اسم اللہ ذات ایک ایسا گران قدر خزانہ ہے جس کی حقیقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی جانتے ہیں۔

برہم اور ہر کتاب اسم اللہ ذات کی شرح ہے۔ عمائے عامل اور منتہی فقیر کامل وہی ہے جو اسم اللہ ذات کی کلید سے برہم کے مضامین اور دونوں جہان کا تماشا دکھ دے۔ اسم اللہ ذات برحق ہے، تو حق کو لے لے اور بدعت، کفر و باطل سے مستغذ رکھ۔ اسم اللہ ذات ہر طریق سے توحید تک پہنچا کر صاحب نظر بنا دیتا ہے اور طاسب پی شہرگ سے بھی نزدیک تر ذات کو دیکھتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

◆ وَتَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ (سورۃ ق۔ 16)

ترجمہ اور ہم اس کی شہرگ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ اگر غیر مخلوق ہے اور امکان میں ہے تو پھر اس غیر مخلوق کو انسانی وجود کی شہرگ اور جان سے کس طرح تشبیہ دے سکتے ہیں؟ چنانچہ جس طرح سورج کی روشنی ہر جگہ موجود ہوتی ہے بالکل اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ہدایت و رلطف و عنایت کی نظر کرم بھی اپنے بندہ پر ہر وقت رہتی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

◆ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ (سورۃ المائدہ۔ 4)

ترجمہ اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہوتے ہو۔

◆ يَغْنَمُ خَائِنَتِ الْآعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ (سورۃ المؤمن۔ 19)

ترجمہ وہ خیانت کرنے والی نگاہوں کو جانتا ہے اور (س) ما توں کو بھی (جو سینے (اپنے اندر) چھپائے رکھتے ہیں۔

پس جسے بھی دائمی حضوری حاصل ہو جاتی ہے اس کی ہر بات کامل علم تفسیر کے موافق ہوتی ہے کیونکہ عارف کی ہر بات نور حضور ہے۔ عارف فنا فی اللہ بقا باللہ کے مقام پر فہر کلیم اللہ ہوتا ہے اور اس کا ہر کام صرف اللہ کے لیے ہوتا ہے۔ جو بھنا بڑا عارف ہے وہ تنہا ہی جڑ ہے۔

عارف علم ظاہر باطن سے بے خبر نہیں ہوتا۔ چنانچہ ان کے احوال حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ سے معلوم ہوتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کو توڑ ڈالا، بچے کو قتل کیا اور دیوار کو بنایا لیکن ان کا کوئی بھی عمل بغیر حکمت کے نہ تھا کیونکہ

⊕ فَعَلْ أَمْرًا كَبِيرًا لَا يَخْلُو عَنِ الْحِكْمَةِ

ترجمہ حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

پس ایسے اعمال طریقت کی تحقیق کی توفیق صرف ہی کو حاصل ہوتی ہے جو حق کا رفیق اور طالب

صدق الہی صدیق ہونہ کہ اہل زندگی۔ جان لے لے فقیر کامل در عہدے عمل کا دشمن تین حکمت سے خالی نہیں ہوتا، یہ تو وہ منصوبہ باز حاسد ہوتا ہے یا جھوٹا ہوتا ہے یا پھر باطنی مراض رکھنے والا منافق۔ چنانچہ ارشاد ہمارے تعالیٰ ہے

◆ **فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ ۖ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۖ ذٰلِکَ الَّذِیۡنَ لَا یَعْنٰیہُمْ**

یٰکَذِبُوْنَ (سورہ بقرہ۔ 10)

ترجمہ ان کے دلوں میں مرض تھا پس اللہ تعالیٰ نے اس مرض کو بڑھا دیا اور ان کے لیے ان کے جھوٹ کے بدلے دردناک عذاب ہے۔

اس مرض کی دوا کیا ہے؟ اس کا علاج یہ ہے کہ مرشد سے دین کا خزانہ عطا کر کے دین میں لا محتاج بنادے اور باطن میں مجلس محمدی علی مدہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ اور معراج عطا کرے۔ اس کے بعد مرشد اسے نفاق کے مرض سے شفا یاب کر کے بدعت و استدرج سے چھٹکارا دیتا ہے۔ عالم باللہ کے لیے ہر مرتبہ طاب کو کھول کر دکھادینا اور سے بے محنت و بے رنج ایک ہفتہ یا پانچ دن میں گنج تصرف عطا کر دینا سرن کام ہے مگر ناقص کے لیے انتہائی مشکل اور شہوار ہے خواہ وہ تمام مہر کوشش کرتا رہے۔ بیت:

چار بودم سہ شدم اکنون دویم

و ز دولی ہلڈ شتم و یکن شدم

ترجمہ میں چار تھا، پھر تین ہوا اور اب دو ہو گیا ہوں۔ جب میں دولی سے بھی گزر گیا تو اب یکتا ہو گیا ہوں۔

فقیر جو کچھ کہتا ہے اس راہ حساب سے کہتا ہے جس میں بے حجب دیدار کا ثواب، باطن صاف اور نفس سے انصاف ہے ورنہ یہ روافی زنی کے خلاف ہے۔ یہ فقر اختیار کی کا مقام ہے۔ ہدایت

اختر خیریں۔ اس کی تفصیل جاننے کے لیے سلاطین عاشقین حضرت خلی سلاطین محمد نجیب جمن مدظلہ اقدس کی تصنیف لطیف شمس العقد باب سوم باب اول کا مطالعہ فرمائیں

غنائت کی قید میں ہے اور ہدایت کا اعتبار غنائت سے ہے جو غم بردار ہے۔ مرتبہ غنائت کے بغیر طالب کی زبان پر لوگوں کے خلاف گلے اور شکایت کی حکایت رہتی ہیں۔ رشد باری تعالیٰ ہے

♦ وَجَعَلَ غَائِلًا فَأَغْلَى ۝ (سورۃ النجم: 7)

ترجمہ: اور پایا تم کو تنگ دست سو غنی کر دیا۔

پس اللہ کا لہ نہایت وصال حاصل کر کے مرتبہ غنائت پر پہنچنا اللہ کے لطف و عنایت سے ہی ممکن ہے۔ غائب الاولیاء فقیر، عارف خدا، شہسوار کے لیے علم دعوت تیغ برہنہ کی مانند ہے۔ عمل دعوت کا عامل صاحب دعوت قبور پر دعوت پڑھ کر اللہ کے قرب و حضور سے ہر سو کا جواب حاصل کرتا ہے۔ حمد دعوت قرآن سی دعوت سے نکلتی ہیں اور اسی علم دعوت سے توفیق کی تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ دعوت قرآن پڑھنے سے پہلا عملی تجربہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ دعوت کے دوران قرآن پڑھنے سے طالب دونوں جہان طے کر کے روح محفوظ پر لکھے علم کا مطالعہ کر رہا ہے اور یہ دعوت ہر طالب کے تمام مطالب پورے کر دیتی ہے۔ علم دعوت کا عامل جب اس طریقہ سے ایک بار قرآن پڑھتا ہے تو اس عمل کا اثر قیامت تک جاری و ساری رہتا ہے۔

دعوت آیات قرآن ایک ایسی کلید ہے کہ اس جس بھی مقصد کے تالے میں ڈالیں یہ اسے کھول کر دکھا دیتی ہے۔ اس کی شرط ہے کہ یہ یک قدم پر اور یکدم تمام غموں کو دور کر دیتی ہے۔ انہائے دعوت تک پہنچنے کے لیے تقلید سے باہر نکلنا اور ختم توحید (ہمت توحید) میں داخل ہونا ضروری ہے۔ وحدت میں اس قدر راہ ہیں کہ انہیں بیان کرنے کے لیے میٹھا کتا ہیں درکار ہیں۔ سب دعوت پر قائم رہنے والا ایک دم و یک ہی قدم میں تمام جہان کو فنا فی اللہ کر سکتا ہے جیسے کہ اچانک سب پر موت طاری ہو جائے اور دوسرے ہی دم میں اپنے فیض سے انہیں بقاء تک پہنچ کر جمعیت با مطالب عطا کر دیتا ہے۔

۔ عنایت عنایت کے بارے میں تفصیل جاننے کے لیے سلطان المعاشقین حضرت نئی سلطان محمد حبیب الرحمن مدظلہ اقدس کی تصنیف حلیف شمس الفقراہ رسوم، باب 41 کا مطالعہ فرمائیں۔

جان لے کہ اگر بلِ دعوت اپنے دشمن کے دم سے دم ملا کر اس کے رجبہ عنصر ہوا، پانی، مٹی اور گھس سے بنے وجود میں پانی کو غالب کر دے تو دشمن کے وجود میں اس قدر سردی پیدا ہوتی ہے کہ وہ اسی وقت مرجھا جاتا ہے۔ اگر اپنے دشمن کے دم سے دم ملا کر اس کے وجود میں ہو کو غالب کر دے تو اس کے جسم میں اس قدر ہوا پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ یکدم مرجھا جاتا ہے۔ اور اگر اپنے دم کو دشمن کے دم سے ملا کر اس کے وجود میں خاک کو غالب کر دے تو اس کے جسم میں اس قدر خشک پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ یکدم مرجھا جاتا ہے۔ اور اگر دشمن کے دم سے دم ملا کر اس کے وجود میں آگ کو غالب کر دے تو اسکے وجود میں گھس کی گرمی سے تپ رہ رہ پیدا ہوتا ہے ورنہ اس کی تاب نہ لاتے ہوئے یکدم مر جاتا ہے۔ ایسی دعوت شہسوار کے ہاتھ میں ذوالفقار کی مانند ہے جس سے وہ موذی کافروں کو قتل کر سکتا ہے۔ بیت:

شہسوارم شہسوارم شہسوارم

نفس را مرکب کنم در زیر بار

ترجمہ میں شہسوار ہوں، شہسوار ہوں، شہسوار ہوں، ایسا شہسوار کہ نفس کو زیر کر کے اس پر سوار ہو جاتا ہوں۔

دعوت بست اور دعوت کشا کیا ہے؟ دعوت بست یہ ہے کہ صاحبِ دعوت قبور پر علمِ دعوت قرآن پڑھ کر تصور سے روئے زمین پر موجود تمام عاملِ حضرات کے ورد و وظائف، علمِ دعوت اور ان کا تمام علم اس طرح بند کر دے کہ وہ ایک حرف بھی نہ پڑھ سکیں۔ اور اگر کھوں دے تو ان کا علم اس قدر کشادہ ہو جائے کہ کسی کو قدرت نہ رہے کہ پھر اسے بند کر سکے۔ اگر ایسا عامل صاحبِ دعوت صرف ایک بار اپنے یا کسی دوسرے کے ارد گرد حصار باندھ کر اللہ کی حفاظت کے سپرد کر دے تو پھر اسے دوبارہ کبھی سیب، رجعت اور تکلیف سے اپنی جان و رعز و جاہ کی حفاظت کے لیے حصار باندھنے کی حاجت نہیں رہتی۔ یہ دعوت یہ چراغ ہے کہ دم بادم، دل بادل، قلب باقرب، روح باروح، نفس با نفس، زبان با زبان، سب دعوت پڑھتے ہیں۔ لیکن یہ ناقص اور خام عوام کی ناقص

دعوت ہے۔ مشکل کشا علم دعوت تو کامل صاحب دعوت پڑھتا ہے جو گونا گوں چرب طعام و حیوانات کے لذیذ گوشت سے اپنے شکم کو پر بھی کرتا ہے اور اسمِ عظیم کو بھی تصور میں رکھتا ہے۔ وہ لوح محفوظ تک پہنچ کر وہاں کی سی سی پنی زبان کے لیے لے آتا ہے اور تمام ضروری مہمات اور کام جذب سے سرانجام دیتا ہے۔ یہ مراتب بھی اسم اللہ کے تصور کی توفیق سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ اسم اللہ ذاتِ ناصرہ مشکل نم ہے بد مشکل کشا بھی ہے۔ جب کوئی باطن صفا طالب اسم اللہ ذات پڑھتا ہے تو اللہ کا یہ اسم جلیل اسے معرفتِ توحید تک پہنچا دیتا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے مد نظر رہتا ہے۔

علمِ حضوری توحید کے ہر دودست کا پہلا قاعدہ تصور اسم اللہ ذات سے نعم ابدی کا مقام حاصل کرنا ہے جو ظاہری توفیق سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچتا ہے اور اس کی باطنی تحقیق ظاہر سے ہوتی ہے۔ یہ ہر مشکل کو حل کر کے طالب کو عالم باللہ اولی اللہ بنا دیتا ہے۔ دوسرے قاعدہ علم فیض الفضل سے توحید اور حضوری کی تحقیق کر کے اللہ کا باعین دیدار کرنا اور مقربِ سبحان ہونا ہے۔ تیسرا قاعدہ لازوال ہدایت کا علم ہے جو طالب کو لہوتِ مکان کا سا کن اور پریشان لوگوں کے لیے جمعیت بخش بنا دیتا ہے۔ جو کوئی اس علم کے تینوں قاعدے اسم اللہ ذات کے تین تصورات کے ذریعے ایک ہی سبق میں پڑھ لے گا اس سے صرف کا کوئی بھی خزانہ مخفی و پوشیدہ نہیں رہتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

◆ اِنَّا عَرَضْنَا الْاٰمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۚ لَئِنْ كَانَ ظَلُومًا جَهْلُوْلًا ۝ (سورۃ الاحزاب - 72)

ترجمہ: بے شک ہم نے امانتِ الہیہ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں اور جو چاہے ان کے درمیان ہے سب پر پیش کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور ڈر گئے مگر انسان نے اسے اٹھ لیا، بے شک وہ اپنے نفس کے لیے ظالم اور جاہل ہے۔

اللہ کی توحید کی معرفت حاصل کرنا اور اس کے لازموں جمال کا مشاہدہ کرنا آسان کام ہے لیکن اپنے وجود میں اسم اللہ ربانی کے بارگراں کی نگہداشت کرنا دراصل قہری، جباری، جلال اور جمال کو برداشت کرنا بہت مشکل اور خاصا دشوار ہے۔ پس طسب مولیٰ کو ظاہر میں اپنا حوصلہ وسیع رکھنا چاہیے اور باطن میں دائمی مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہنا چاہیے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے

❖ اِسْمُ اللّٰهِ شَيْءٌ ظَاهِرٌ لَا يَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَكَانٍ ظَاهِرٍ

ترجمہ اسم اللہ ایک پاکیزہ شے ہے اور یہ پاک و طہر مکان کے سوا کسی جگہ قرار نہیں پکڑتا۔ یہ مرتبہ اسم اللہ ذات کے تصور سے حاصل ہوتا ہے اور اسی سے اللہ کی پہچان اور فنا و بقا کے مقام تک رسائی حاصل ملتی ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

❖ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ

ترجمہ جس نے اپنے نفس کو پہچاننا پس اس نے اپنے رب کو پہچاننا، جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچاننا پس اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچاننا۔

یہ مراتب پہلے روز ہی خدا تک پہنچنے والے طالب کے ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے:

❖ مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهُ

ترجمہ جس نے اپنے رب کو پہچان لیا پس اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

فقر عظیم الشان عظمت والا ہے اور صاحب فقر قلب سیم رکھنے والا، اور حق کو تقسیم کرنے والا ہے۔ فقر کے حرف ”ف“ سے فقر، حرف ”ق“ سے قرب اور حرب ”ر“ سے مخلوق خدا پر رحمت ہے۔ ایسا فقر سب اس شریعت میں فقراختیاری ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

❖ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْفُقَرَاءَ ۝ الْفَقْرُ فَخْرٌ ۝ وَالْفَقْرُ مِيْثٌ

ترجمہ بے شک اللہ فقرائے محبت کرتا ہے۔ فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

قرآن مجید میں ہے:

◆ لَيْسَ أَنْزَلْتُ إِلَىٰ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ (سورۃ القصص۔ 24)

ترجمہ (اے پروردگار!) میری طرف تو جو نازل فرماتا ہے میں اس خیر کا فقیر ہوں۔
طاب کو حق پرست اور مرشد کو تحقق حق نما ہونا چاہیے۔ اسم اللہ ذات کا تصور کرنے والے کو کُسن اور سردا پیچھے نہیں لگتے خواہ کُسن صورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کی مثل ہی کیوں نہ ہوں اور سرد حضرت داؤد علیہ السلام کے گلے کی مانند خوش آؤ زہی کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ تو است کی آواز سنتا ہے اور کُسن پروردگار کی تجلی کے نور دیکھتا ہے۔ پس جو کُسن زلی کو دیکھتا ہے اسے مخلوق کے کُسن کو دیکھنے کی کیا ضرورت اسم اللہ ذات کا یہ طریق قرآن کے موافق اور شیطان کے مخالف ہے۔ جو کوئی اس تصور میں آتا ہے اسے زندگی و موت، نفس و دنیا اور شیطان کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔



حدیث مبارکہ ہے

⊕ كُلُّ إِنَانٍ يَتَرَفَّعُ بِمَا فِيْهِ

ترجمہ: برتن سے وہی نکلتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔

جو ایک کو پڑھتا ہے اور ایک کو جانتا ہے وہ ہمیشہ تو حید کی قید میں رہتا ہے۔ جو اس دریائے تو حید میں

داخل ہوتا ہے کبھی تو حید سے باہر نہیں نکلتا۔ احادیث مبارکہ ہے

⊕ الْعَافِيَةُ عَشْرُ جُزْءٍ تَسْعَةُ فِي السُّكُوتِ وَوَاحِدٌ فِي الْوَحْدَةِ

ترجمہ: عافیت کے دس حصے ہیں جن میں سے نو سکوت میں ہیں اور ایک وحدت میں۔

⊕ السَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْأَقَاتِ بَيْنَ الرَّاسِ

ترجمہ: وحدت میں سلامتی ہے اور دوئی میں آفات ہیں۔

وحدت تک پہنچنے والے طالبوں کے متعلق اللہ فرماتا ہے:

◆ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (سورۃ المائدہ - 119)

ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔

دوسرا فقر منب ہے۔ حدیث مبارکہ ہے

⊕ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فَقْرِ الْمَكِبِّ

ترجمہ: منہ کے بل گرانے والے فقر سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔

چنانچہ فقر اضطراری کے حرف "ف" سے فضیحت حرف "ق" سے قہر خدا اور حرف "ز" سے رد

(رائدہ درگاہ) مراد ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

◆ الشَّيْطَانُ يَجِدُ كُفَّهُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُ كُفَّهُ بِالْفَحْشَاءِ (سورۃ البقرہ - 268)

ترجمہ: شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے اور فواحش کا حکم دیتا ہے۔

پس صاحب بدعت ہے وہ شخص جو سنت جماعت کے طریقہ سے قدم باہر رکھے، ایسا شخص ہرگز

منزل مقصود کو نہیں پہنچتا۔ جمیع مطالب صرف اسے ہی حاصل ہوتے ہیں جو راہ پروردگار پر غم بردار

ہو، مونس و دلخواہ یار ہو، باطل بدعت سے مستغفر کر کے شریعت کا شہسوار ہو اور قناب کی طرح

صاحب نظر نگار ہو۔

لہٰذا تصور کرنے والے دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہیں جو رسمی طریقہ سے ظاہری طور پر تصور کرتے

۔ فقر منب منہ کے بل گرنے والا فقر۔ ۲ فقر اضطراری کے بارے میں تحصیل جاننے کے لیے سلطان عاشقین

حضرت خلی سلطان محمد نجیب، رحمن مدظلہ، قدس کی تصنیف طیف شمس الفقرا، موسم، باب اول، مدحظہ فرمائیں۔

ہیں مگر ان کا باطن نہیں کھلتا۔ یہ مرتبہ مردک ہے کہ وہ دن رات اللہ کے دشمنوں یعنی نفس اور شیطان کے ساتھ جنگ کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے طریقے والے وہ ہیں جنہیں تصورِ توفیق حاصل ہے۔ یہ مرتبہ مردِ غازی کا ہے جو ایسا تصور کرتا ہے کہ باطن میں تصرف سے ایک ہی وار میں دشمن کو قتل کر کے محاذِ آرائی ختم کر دیتا ہے اور امن حاصل کر بیٹتا ہے یعنی اسے استقامت حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت تک ایسی لڑوایں جمعیت بخش دیتا ہے کہ اسے دونوں جہانوں کا نیل تک باقی نہیں رہتا بلکہ وہ ان کی طرف دیکھنا بھی نہیں سمجھتا ہے۔ ایسے ہی علی تصور اور قرب حق تعالیٰ کے تصرف سے نفسِ قلب کا باس پہن بیٹتا ہے، قلبِ روح کی ضعت پہن لیتا ہے اور روح جمعہ ستر پہننتی ہے اور پھر یہ چاروں نور میں محو ہو جاتے ہیں۔ پھر ظاہرِ تصور لہ کی بدولت حضوری اور فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل کر بیٹتا ہے۔ حضوری کا گوہ سم ہو ہے جو لہ سے کھلتا ہے۔ کلہ طیب سے حق حاصل ہوتا ہے اور تمام عمرِ یاس قرآنی پر عمل کی توفیق ملتی ہے۔ اس دائرہ کا تصور کفر و بدعت اور شرک سے بیزار کر کے استغفار کرواتا ہے اور ان سے باہر نکالتا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔

⊕ الْإِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ بَاطِلٌ

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔

لہ

یہ ایسا علم ہے جس میں زل کی روشنی سے زبان پر اسمِ اعظم لکھا جاتا ہے اور تصورِ توفیق سے اللہ کی

معرفت اور قرب حاصل ہوتا ہے جس کے بعد علم لدنی کا ابتدائی سبق پڑھنا آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن ناقص کے لیے یہ کام انتہائی مشکل اور دشوار ہے۔ اس طریقہ سے اسم ہو کا تصور کرنے سے نفس اور خواہشات نفس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور طالب خود پر حق تعالیٰ کی واحدانیت کا ثبات کرتا ہے۔



ارشاد ماری تعالیٰ ہے

◆ أَقَرَّ نَيْتٍ مِّنَ الْتَّخَذَ لَهُهُ هُوَ (سورہ بقرہ: 23)

ترجمہ کیا تو نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ جب تک تو ہوا، ہوس و ترک نہیں کرے گا اس وقت تک تو مد تک نہیں پہنچے گا۔ اسم سے مستغنی کو دریافت کر کے فقر کی تمامیت تک پہنچنا ایک معممہ ہے۔ پس جو شخص اس دائرہ ہو کا تصور تو فیق کے ساتھ کرتا ہے اور تصرف تحقیق سے علم دعوت پڑھنا شروع کرتا ہے وہ خود کو حضوری میں پاتا ہے جہاں وہ قرآنی آیات کے دور بند کی معیت میں پڑھتا ہے۔ یہ مراتب دعوت کے عامل، حافظ ربانی کے ہیں جس کا قلب زندہ اور نفس فانی ہوتا ہے اور اس کی روح کو باعیاں دیدار پر فرحت نصیب ہوتی ہے۔ جو کوئی اس طریقہ سے دعوت پڑھتا ہے وہ عامل قبور اور کامل حضور کے مرتبہ کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا وجود مغفور ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور رہتا ہے۔ دعوت کی انتہا بھی یہی ہے کیونکہ یہی مرتبہ حق الیقین ہے۔



وہ اگر قہر سے دعوت پڑھے تو دشمن کو قہر تک پہنچا دے اور اگر چاہے تو دوستوں کے لیے خاص سے پڑھے۔ یہ دونوں حالتیں اس کے اختیار میں ہیں۔ وہ جامع جمعیت بخش، رحمت نثار، نور الہدیٰ اور اکمل ہے۔ اس کی جانب از دعوت یک ہی دم میں تمام مام کو گھیر کر مار سکتی ہے۔

بیت:

چنان غرق گشتم بدیاری شو

کہ ازل و ابد را خبر ہم ندارم

ترجمہ میں دریائے ہو میں اس طرح غرق ہو چکا ہوں کہ مجھے ازل اور بد کی کوئی خبر نہیں ہے۔ عالم باندہ اس حضوری میں مست ہو کر بھی باشعور ہوتا ہے۔ اس کی تمام تر مستی کی حالت میں بھی محبوب کا خیال اسے ہوشیار رکھتا ہے۔ وہ یُحْيِي وَيُمِيتُ (زندہ کرے اور مارے دے) کے مراتب رکھتا ہے، فنا کو لقا تک پہنچاتا ہے اور خود درمیان میں منصف ہوتا ہے۔

منصف کہتا ہے کہ اے عزیز من جان لے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چار حروف ہیں جن سے دونوں جہان مکشوف ہوتے ہیں۔

حدیث قدسی میں اللہ فرماتا ہے۔

• نَوَلَاكَ لِمَا خَفَّتْ الْأَفْلَاكُ •

ترجمہ: محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں فلک کو پیدا نہ کرتا۔
 یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارکہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم مکان معراج کا مشابہہ ہے۔ عام بات وہ ہے جو اسمِ فخر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرف ”م“ کے تصور سے معرفت الہی کا مشابہہ کھول دے، حرف ”ح“ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری دکھائے اور دوسرے حرف ”م“ سے تمنا شائے کونین طاسب کے عمل میں لا کر اسے مغفور کر دے اور حرف ”ذ“ سے دوامِ باشریعت کر دے۔

چنانچہ اسمِ فخر کا تصور رنے سے نفس نور محمد میں ڈھل جاتا ہے، قلب کو حضوری محمد حاصل ہو جاتی ہے اور راج مغفور محمد ہو جاتی ہے اسمِ فخر کا تصور عاملِ مسکن کو کامل مومن بنادیتا ہے اور مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اور معراج کا مشابہہ نصیب کرتا ہے۔ جو اسمِ فخر کا صاحب تصور ہو جاتا ہے وہ جب بھی لب کشائی کرتا ہے تو اس کا ہر سخن حضور نور محمدی سے ہوتا ہے۔ وہ اسمِ فخر کی تاثیر سے روشن خمیر ہو جاتا ہے اور اس کا سودا سودا ہو پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا قلب سلیم صراطِ مستقیم پر اس عظمتِ عظیم سے گامزن ہو جاتا ہے کہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھدم، ہمقدم، ہم جسم، ہم جان، ہم زبان، ہم گویا، ہم شنو و رہم بینا ہو جاتا ہے اور بدن پر شریعت کا لباس پہن دیتا ہے۔ صاحب تصور اسمِ فخر نہ تو دمالتا ہے ورنہ ہی کوئی دعویٰ شور کرتا ہے۔

حدیث

⊕ الْبَيْتُ الْيَتِيمُ هُوَ الرَّجُلُ الْيَتِيمُ

ترجمہ: یتیم بھتا کی طرف لوٹ جانا ہے۔



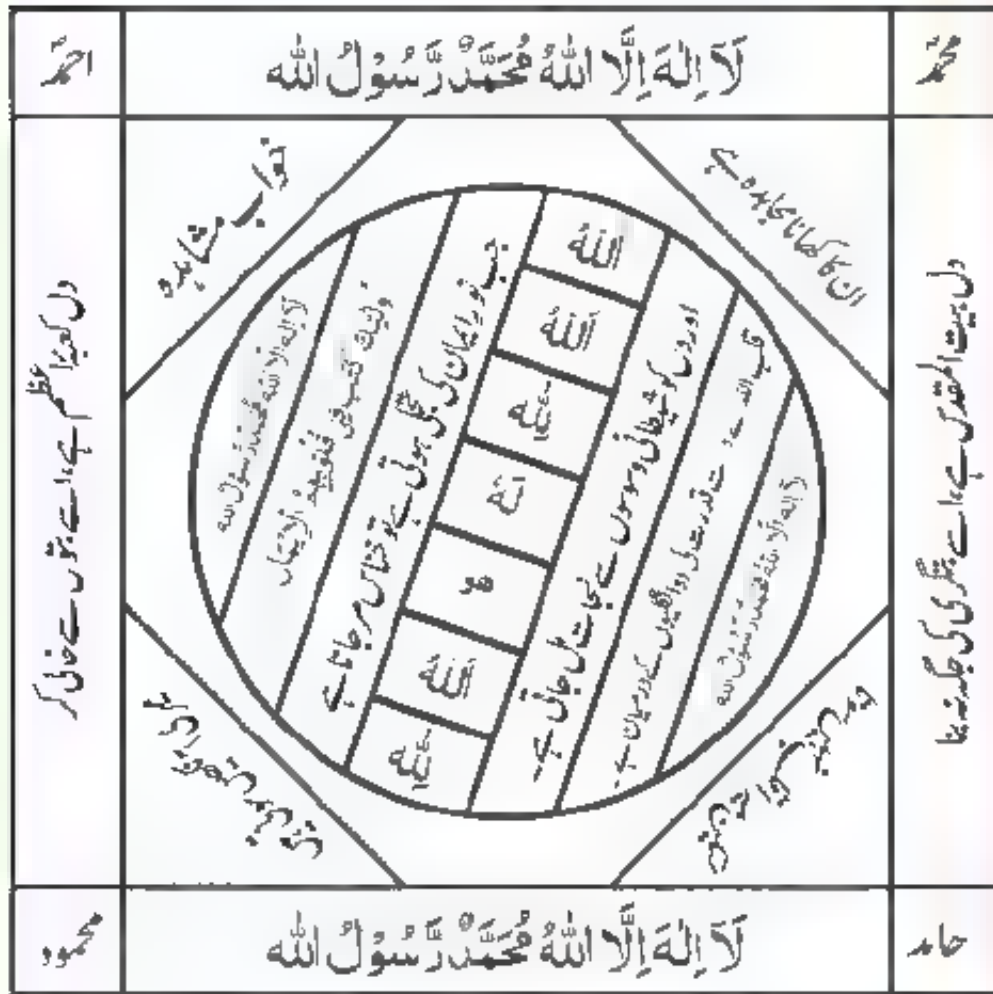
جان لے کہ کوئی چیز بھی شریعت سے باہر نہیں ہے۔ اسم محمد کے دوسرے 'م' سے دونوں جہان کا تمثیل میں آتا ہے اور حرف 'ذ' سے ایب درود شروع ہوتا ہے کہ جس سے أَحْمَدُ مُحَمَّدٌ حَامِدٌ، مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنہ دریافت کرنے کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ اسمائے پاک کفار و یہود کے قتل کے لیے تیغ برہنہ کی مانند ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے

❖ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِیْ

ترجمہ جس نے مجھے دیکھا پس اس نے حق دیکھا، بیشک شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

جان لے کہ اسم محمد سے شیطان اس طرح بھاگتا ہے کہ جس طرح کافر کلمہ صیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ سے بھاگتا ہے۔ حضوری کی یہ راہ علم حضور سے حاصل ہوتی ہے جو توحید اللہ معرفت کا خلاصہ اور نورِ خاص ہے۔ یہ مرتبہ رحمن کی طرف سے مراد بخش ہے کیونکہ یہ دنیا، نفس اور شیطان پر غائب ہے۔ یہ مرتبہ انسان کامل کا نصیب ہے جو اس دائرے کا نقاش ہے کہ جس سے وہ روزِ قس ہی (طاب مولیٰ کو) وحدت خدا دکھ کر ولایا کے منصب پر فائز کر دیتا ہے۔ جو کلمہ

طیب کا تصور اور مشق مرقوم وجود یہ کرتا ہے اسے مذکی معرفت کا مشاہدہ ورجس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہو جاتی ہے۔ غیب سے اس کا نصیب ہونا اللہ کا فضل ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ نقاش کا وہ دائرہ جس سے وہ وحدتِ خدا دکھاتا ہے، یہ ہے



دائرہ فقر کے نقش کے تصور سے طاب مولیٰ کو یہ حالت نصیب ہوتی ہے کہ

❀ لَا يَلْتَفِتُ لِي الدُّنْيَا وَلَا يَرْضَىٰ بِالْعُقْبَىٰ وَلَا يَكْفِي بِغَيْرِ الْمَوْتِ الْمَوْتُ يَا مَوْلَىٰ إِلَّا الْمَوْلَىٰ

ترجمہ نہ وہ دنیا کی طرف ملتفت ہوتا ہے نہ عقبیٰ پر راضی ہوتا ہے اور نہ ہی موت سوا کسی چیز پر کفایت کرتا ہے بلکہ وہ مولیٰ سے مولیٰ ہی کی خاطر مولیٰ کو طلب کرتا ہے۔

فقر لا محتاج ہوتا ہے۔ فقیر کی پہچان ایک بات سے ہوتی ہے کہ جب وہ کسی چیز کو کنہ کن سے کہتا ہے

”ہوجا“ تو وہ اللہ کے حکم سے ہو جاتی ہے۔ فقیر کے دو گواہ ہیں، ایک یہ کہ وہ خود تو ناسوت میں ہوتا ہے مگر اپنے پاس آنے والے طالبانِ مولیٰ کو ماحوت میں پہنچا کر حضوری عطا کرتا ہے اور دوسرا یہ کہ خود تو بزرگوں کی طرح مطالعہ علم و ذکر میں رہتا ہے مگر اپنے طالبوں کو قرب اللہ میں پہنچا کر غفاری نظر رحمت میں منظور کرواتا ہے۔ نیز فقیر کے دو گواہ اور بھی ہیں، اگر کوئی فقیر سے مراتب غوثی و قطبی یا درویشی یا مطالعہ علم لوح محفوظ یا فیض فقر رشن ضمیر یا فانی اللہ فقیر ہونا یا کل و جز پر غائب آنا یا مراتب بادشاہی یا معرفت چاہے یا دیدیہ کے تمام خزانوں پر تصرف چاہے یا دونوں جہاں کا تماشا دیکھنا چاہے یا دعوت پڑھ کر غیب کا خزانہ دریافت کرنا چاہے تو فقیر شریعت کے ایک ہی حرف سے یکدم سب کچھ کھول کر دکھا دیتا ہے۔



بیت

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است
کہ غیر یاد خدا ہر چہ ہست برباد است
ترجمہ مجھے میرے پیر طریقت کی نصیحت یاد ہے کہ یاد خدا کے سوا جو کچھ بھی ہے برباد ہے۔

دولت یسگان دادند نعمت بخزان
ما امن انیم ثماش نگران

ترجمہ دوست کٹوں کے حوالے کر دی گئی ہے اور نعمت گدھوں کو دے دی گئی ہے۔ ہم امن و امان میں بیٹھے یہ تماشا دیکھ رہے ہیں۔

شوق الہی میں گزر گیا ایک لمحہ ہزار بادشاہی اور مہاتما ہی کے تمام مراتب سے افضل ہے۔

فنا فی الشیخ

فنا فی الشیخ کے اس نقشِ درہ سے طاب کو فنا کے بعد لقا حاصل ہوتی ہے جس سے وہ واصلِ با خدا ہو جاتا ہے۔ تمام باطل، بدعت، شرک، کفر و ریا اور ہواہوس کو ترک کر کے باطن صف، سارف، باعد، باادب، باحیہ، جانِ فدور عین نما ہو جاتا ہے۔ فنا فی الشیخ کا تصور یہ ہے کہ جب شیخ کامل کسی طاب مرید کو یہ مرتبہ نوارتا ہے تو اسے اپنے مرتبہ پر کریم وجود کر دیتا ہے۔

❀ الشَّيْخُ يُحْيِي وَيُمِيتُ يُحْيِي الْقَلْبَ وَيُمِيتُ النَّفْسَ

ترجمہ شیخ زندہ کرنے والے اور مارنے والے ہوتا ہے، وہ قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے۔

اگر شیخ طاب پر قہر کرے تو اس کا سب کچھ سب ہو جاتا ہے اور

❀ يُحْيِي النَّفْسَ وَيُمِيتُ الْقَلْبَ

ترجمہ (مرشد) نفس کو زندہ کر دیتا ہے اور قلب کو مارتا ہے۔

پس

❀ الصَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْيَمِينِ بِيَدِ الْغَائِبِ

ترجمہ: طالبِ مرشد کے نزدیک ایسے ہونا چاہیے جیسے مردہ غسل کے ہاتھ میں۔
 اس کے بعد طالب اپنا مطلوب مرتبہ حاصل کرتا ہے اور مرتبہ مرشد پر پہنچتا ہے۔ یعنی وہ مرشد سے
 واصل ہو جاتا ہے اور مرتبہ طاہری سے گزر کر مرتبہ مرشدی پر پہنچ جاتا ہے۔ یہاں سب اصل فنا فی
 شیخ ہوتا ہے۔ اس کا نفس، نفس، دم، دم، قلب، قلب، دل، بادل، روح، روح، الغرض اس کے
 ہفت اندام شیخ کے ہفت اندام سے بدل جاتے ہیں۔ یہاں سب اپنا مال، جان و تن مرشد کی نذر کر
 دیتا ہے اور اپنی ملکیت میں موجود ہر شے اللہ کی حضوری کی خاطر مرشد کے تصرف میں دے دیتا
 ہے۔ پھر اس خدمت کا نام تک بھی اپنی زبان پر نہیں لیتا کیونکہ شیخ تو طالب کے ہر حال، حال اور
 اعمال سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔

بیت

ترک عجب و کبر کن تا قبلہ عالم شوی

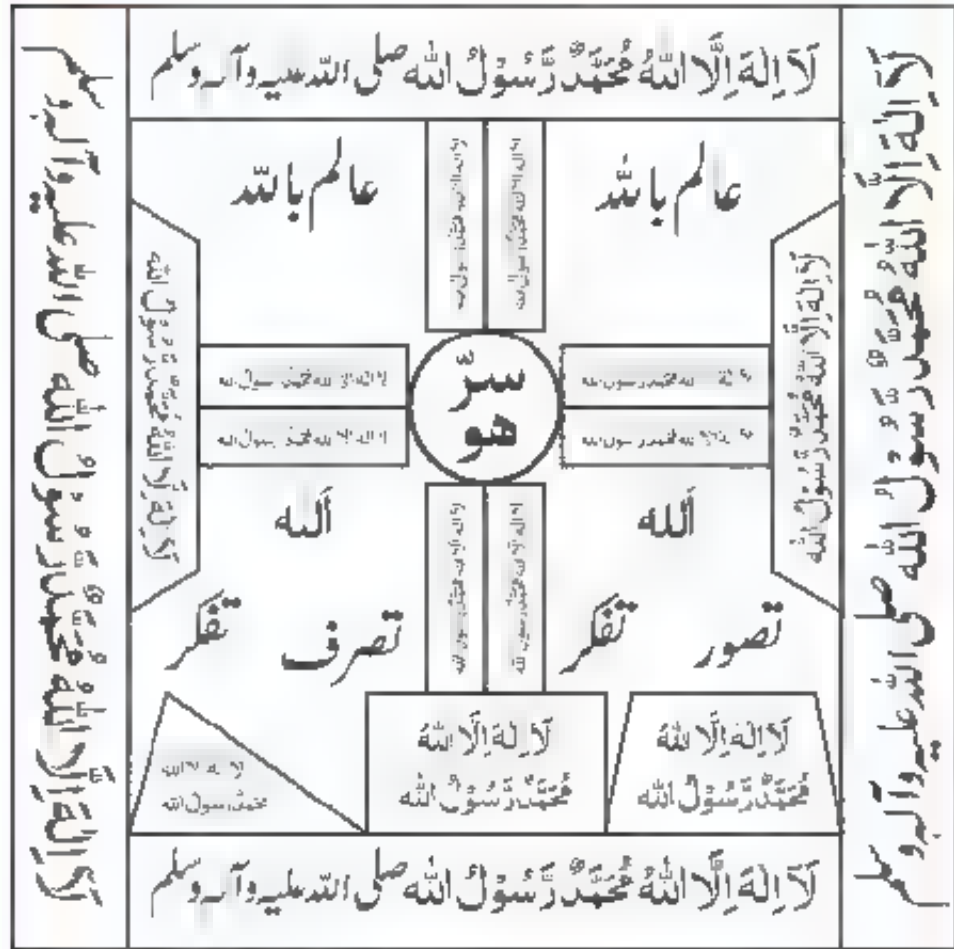
سیرت اہلبیس را بگوار تا آدم شوی

ترجمہ: عجب اور کبر کو چھوڑ دے تاکہ تو تمام عالم کا قبلہ بن جائے۔ بیس کی سیرت کو ترک کر دے
 تاکہ تو حقیقتاً آدم بن جائے۔

فنا فی شیخ کے مراتب یہ ہیں کہ جب طالب صورتِ شیخ کا تصور کرتا ہے تو مرشد ذات و صفات کے
 کل مقدمات کا تماشا، تمام روحِ نیاں کی حیات و ممات اور اٹھارہ ہزار عالم کا مشاہدہ اس پر کھول کر
 سے دکھ دیتا ہے۔ پس جسے یہ مراتب حاصل ہیں وہ فنا فی شیخ ہے ورنہ فنا فی الشیطان ہے۔

جو اس دائرہ نقش کی مشق مرقوم وجود یہ اپنے دماغ اور سر پر کرتا ہے اس پر سر سے قدم تک ایسی جنگی
 ہوتی ہے کہ اس کا قالب و قلب اور اس کے جسم کے ساتوں اندام حتیٰ کہ جسد و جثہ سب نور ہو جاتے
 ہیں اور اس کا باطن ہمیشہ کے لیے اللہ کی رحمت سے معمور و منظور ہو کر حضوری میں رہتا ہے۔ پھر وہ
 جو کچھ دیکھتا ہے کلمہ طیب لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سے دیکھتا ہے ورنہ زمین سے دست
 بردار ہو جاتا ہے۔ اللہ بس، اللہ بس، اللہ کی قدرت و نور کا مشاہدہ دورِ حضوری کرتا

ہے۔ سر اور دماغ میں اللہ باللہ لے پیڑ ہو نقش کرنے سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔



کتاب مستطاب اور نگ شمس ختم ہوئی۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اورنگ شاہی

(فارسی متن)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

و نعت نبی الحیات حید السادات مطلق قرآن آیات و تمائضین رسول رب العالمین سرور کائنات احد الف درود دسمبر

بر دوام برید نامحمد بی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم و علی آلہ و انصاریہ و آتباعہ و اہل بیئتہ آنحضرت ۛ

بعد میگویہ مصنف تصنیف بی تایید کلمات تصور اسم اللہ ذات برآمدن ازین نفس جامہ کثیف و در آمدن صفات القلب

جامہ لطیف روح را در جنت اُلُحْدَةِ دَرَجَتِ طرودہ دل را با معاہدہ تار و قیامت کند حیات و علم نظر با تاثیر و

روشن ضمیر نفس امیر رفائی اند فیر سنی صاحب ست جبرمت زمر یقہ قادری سروری و سروری قادری عالم باللہ صاحب

تجربہ و نظریہ بی تکلیف و بی تقلید حرف معرفت و وحید فانی عارف فیر با حقوق سر و ولد باز پیر عرف اخوان ساکن قلعہ پر گز

شور متعلقہ صوبہ ہنور ز حکم اند و از رخصت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و از باطل تحقیق و ظاہر علم توفیق ۛ

دعوت مورد مصلحت خود بر قبور ملاقات و علم بر صحبت شدن با ارواح انبیاء و یا حضور زملہ حضرت و ہم اسم اللہ

ذات کردن حاصل کہ تصرف کج میسر را یعنی تصور نور بہر رسانندہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم حضور و در یافتن

قرب ربانی و اصل بودن بی محنت و بی رنج بقایا ماہ با آیندہ ص و اصل باندہ انجبت رشاد ہدایت عمر ثانی کل مقامات

و نہایت بی کشودن و ہر ہدایت محمود کہ نصیب و ہدایت زوال قرب حضور مع اللہ وصال دغ نفسیت و تعالیٰ

مرتبہ بی حساب لا محدود و لا عدد ۛ

حضرت می اندیشد راجح دین عابد بادشاہ ہر طریقہ واقف آگاہ بعیان ناظر نظر گاہ فیض بخش خلق اند بہرہ از بہرہ

بانی اسم اللہ باہر کتاب رب لا رب الا انت اعظم باہر کلام جواب با صواب ۛ این رسالہ قلب اعظم معنی با سہ سنی محکم

العلم و الفقر او را و یا کہ بحر احسن تنہ کہ نین مثل سبک پارس نہ مس آہن وجود طاسب کاذب را بچگونہ ز سرخ صادق

گرداند و طالب صادق را بکھور رسانند بہر کہ این سر قوم را تہہ بخوانند خوانندہ را اللہ تبارک و تعالیٰ اسمہ ہر میت مغلوب

رساند فی الدنیا و آخرت لا یشکاج ما نہر بلکہ طالعہ این فصل میں سرور کہ رسانندہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم حضور ۛ

این رساله را اورنگ شاهی نام نهاده شد و حضور نمائی توحید ہی خطاب داد و شد۔ ایات:

ہر ورق گنجی است اکیر و کرم ہر سطر مزیت نوری از ختم
ہر ورق رہبر حضوری مصطفیٰ عالم باہد بخوان از علم الہ
پس ہر کہ این رسالہ را بخواند آنرا امتیاج مرشدی سری نمائند کہ مکتبہ مدظلہ علم و ح محفوظ بدوامہ در یاد زان طالع
تمام ہر جا نیکہ خواہد دید با توفیق خود رسانند۔

ای عزیز مک این طریق علم لطیف اند طیفہ انوار ز حضوری قرب پروردگار عیب الغیب فی القلب ہوید بی توار الہام
در یہ مدعی سب دوہ بشرط آنکہ سب را میباید چشم بین ز ان امل نفاق چاہل نہینا پاکینہ در سینہ۔ ایات:

مرد آن باہد کہ باہد شاہ شاس می شامد شاہ را در ہر سہاس
می شاسم سر یکی با نظر بچو سہرانی شامد سیم و در
درین مقام ارجس حضرت فیخبر صاحب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آورد و برد و بخام۔ این علم حضوری رای است کہ عالم اہل
حضور را علم حضوری گوئی ست۔ نہایت آنست عینہ عین بینائی و بدل صفائی خاص باظر ہر کسی را کہ بعیان
نظارہ ستر امتیاج نمائند فرشتہ موکل و نماز استقامت کہ یک لکھ و ہفتاد ہزار بلکہ از ان سبے شمار از کند گن قیت کون تصور اسم
اللہ ذات حضوری ارعم حاضر ت بکشاید با توجہ توفیق دینی و دنیوی از کلمہ یس لا الہ الا اللہ فلیستہ رسول اللہ تحقیق
از حق ہدایت ہمیدہ بر حق ست کہ ظاہر در تصرف لایستفاج گردانہ و باطن مشاہدہ حضوری در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم رسانند۔ این حقیقت حق بود و از بدعت باطل ہر بار استغفار و در شریعت محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شہر الا علم
ماش بشیر۔ بیت

ہر مراتب از شریعت یافتہ پیشانی خود شریعت ساختم
مرد آنست کہ ظاہر خود را لباس شریعت پوشد و در باطن دریای معرفت و شہد ریں راہ حضوری گنج بخش درخ برد رقصہ
خونی و فرمانہ دانی بیانی بلاف گفتار نیست ما تحریرہ آزمودہ کار از تصور اسم اللہ ذات پروردگار۔ سیقین یا اعتبار۔ این راہ
مجددہ فرعون نیست مشاہدہ نمودن راہ است روز اوس حضور بخش الہ است کہ مجاہدہ یا نیست ساہاس و مشاہدہ
قرب بخش طرفہ زدایز و متعال وصال لا زواں۔

شرح علم حاضر ات با تصور اسم اللہ ذات توحید حضوری بکشاید۔ روز اول مرتبہ حضرت بی بی ربیعہ رضی و حضرت سہلان
بازیدہ بر طائی ہمیدہ و ارعم حاضر ات تصور اسم اللہ ذات تحقیق بر سر آمد و در مصوری معرفت توحید لا الہ و مدخل سمہ در مجلس
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ملاقات کرد و بارواح حیات و ممت مومن مسکن۔ ولیا اندد ز علم حضرت
تصور اسم اللہ ذات ہم شانی کوئیں فلک و عرش و کرسی لوح و قلم و ہفت طبق زمین و در یافتن تصرف سنگ پا پس

را که در یرنگ یافته شود و اولیا نه ارم در دوا اسم اعظم را آیت قرآن و کمیا کیر ارنهال و ساعت نیک از روز جمعه و شب قدر از شب ها و هم صحبت شدن با پیر بادل، بیس پادشاهی هر ملک و اصحاب کعبه و با حضرت خضر علیه السلام حیات و حضرت عیسی روح الله علیه السلام حاصل کند ملاقات و از علم حاضر است تصور اسم الله ذات از مشرق تا مغرب پادشاهان چهل پادشاهی هر ملک و دین و قلم در تصرف حکم خود کردن در یک هفته بعنایت الهی - از علم حاضر است تصور اسم الله ذات اگر در تصرف گنج و ولایت بی رخ بر مر تب دلخواه در باطن همه نبودندی رندگان را باطن همه پذیرش آن و گمراه نگشته ی -

بدانکه ازین هفت نقش در یافتن است هفت گنج که حاصل کردن این در یک هفته و بعد واصل شدن در روز پنج و یا آنکه این هفت نقش هفت کلید است که صاحب دیدار در این هفت قفل کن مطالب نمائی از حضوری توحید است و یا آنکه این هفت نقش هفت تصور گنج علم شکستن با هفت جسم با هفت اسم - بیت:

این معده مشکل است مشکل کشا
مثل کشاید آنکه باشد اویا
قوله تعالی آلاء الله لا تحوف غیبهم ولا هم یحزنون

عجب صاحب تصور این نقشبندی را در حکمت عالی باشد آنچه مشاهده بیند از قرب توحید لا اله الا الله و حضوری مجلس حضرت محمد رسول الله علیه و آله و سلم - از هر طریق که می بیند باطن صفات حق نما مرتبه و غیره و اویا اند بیند در خواب یا در مراقبه یا در مستغرق بحر مکاره و یا بالعین و یا از قرب قدرت حق و یا آگاه از توفیق معرفت الله و یا بجه روح تا پیش شهادت بچگون نور و یا نظرها در روشن ضمیر و یا در سلطان الوهم و مدت و اوردت علم غیبی قوامت مضی بخش فضیلت لایبی و یا بدیل تحصیل علم محلیس رب البلیس - تمامی علم علوم در طی من لدنی پس هر یک حرف من لدنی اعظم معظم خوانند و هیچ علم غیبی و پوشیده نماند حرف بهر اسم الله ذات یاد بگیر تا شوی مالک ملک الملکی بر کوی امیر -

بدانکه عزیز من این را می است که اذن این چهار طور را بکار تصور اسم الله ذات و بخ کند چنانچه بطور زاغ حرس و خروس شهرت و طاق زینت و کبوتر جو بعد زین قدم بران در هر معرفت خدا و فقیه که گشته شوند این چهار طور خواص بی همتا گردند و خواص باطن بکشاید که حق را بحق رساند و باطن را باطن گرداند و ابتدائی این مرتبه تبیین سلک سلوک دو قسم است - یکی که فرمودن مجاهد و ریاضت و پند نشینت که درج مرتبه مز دور است - دوم مراتب نمودن و مشاهده و بکشودن که مرتبه معرفت و حضور است - بهر حضور خود و خود را بحضور در مطالعه علم حضور خوانند و دوام در مجلس محمدی صلی الله علیه و آله و سلم حضور مانند و مرتبه علم باطنیه از حضوری راه دیگر ندارد - در راه حضوری راه است گواه که دوام رفیق همراه رفیق باز دارد از صغیر و کبیر و چنانچه عطا الله فیض خدا تماشائی کو نیست بمذاظر گاه - اول گواه طلب علم که باطن هیچ معرفت الله رسد باطن هرگز فقیر اویا اند نشود و علم دوم است که علم ظاهری در علم باطنی یک حرف تحصیل تمام است - دوم گواه طلب مولی - تب علی

ولی سوم گواہ نفس العبد، چہ دم گو، و ادب، غمگواہ راہبر ی فیض بخش خلق رہنما ششم گواہ مادی با حیا، ہفتم گواہ آمدن از جوا، ہشتم گواہ عرق فانی التوحید فانی اللہ با خدا و ہُو مَعَكْہُ آیتکا گنشتہ ہر کہ این ہشت گواہ نہ رہد از پیری و مرشدی راہ نہ رہد۔ گنج ازین جمیع مطالب بردہ غم بردار است و منوس و دغواہ یاد است کہ رہبر ہم پروردگار است و از باطل بدعت استغفار است و در شریعت شہود است صاحب نظر نگار است و بچگون آفتاب اشتہار است۔

ہر گنج تصرف سببہ راجع مطلب زین ہفت نقش با طلب کہ علی از علی کشاید و جی ز جی سمید و از قیوم محتالین مامی حال مستقیل میشود معلوم از علم حاضر است کہ این راہ صوری ز علم حضور مت کہ غاصہ و خلاصہ ز نو حیدامہ معرفت نور است۔ این مرتبہ مراد بخش حس است کہ غاصہ بدنی و نفس و شیطان است۔ نصیب کاسل انسان علم توریث و انجیل و زبور و فرقان مع اسم اعظم و تصرف گنج کل مخلوقات تمام شایکشا بد کہ نصیب اہل یقین است۔ فضل ہدایت الفقہ اہلست نقش اسم اللہ۔



و این سی حرفی حروف تہجد۔

ا	ب	ت	ث	ج
ح	خ	د	ذ	ر
ز	س	ش	ص	ض
ط	ظ	ع	غ	ف
ق	ک	ل	م	ن
و	ہ	لا	ع	ی

بردارد و با حرف دم و بدل دعوت خواند که هفت اند امیر بشه گردند نور دور دور میگویند حضور ایست عام باشد عامل بخش عمر
مشق در سینه بی شمارت حرف نچینه عالم باشد در سینه احتیاج ندارد و علم در سینه که از حرف میل (ع) عمر بعین رساند این
چنین است۔

شماره	اَللّٰهُ نَشْرَحُ لَكَ صَدْرَكَ		شماره
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ	قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ	اَعْلَمَنَّ تَعْلَمَنَّ اللَّهُ صَدْرُكَ لِلْإِسْلَامِ
	لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ	اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ	
امیر ارغشید	مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ		

دفع شیطان و سوره غناس هر طوطی نماید که له شیطان و غناس بار در وجود نیاید۔ هر که از این آفات شود خلاص۔ سوره اخلاص
مرتبند خاص را با محاسن سید معاد دارد و دیگر دو بخش خطرات حمد نمیرد و خواص ظاهر رسد گرد و خواص باطن بخشید۔ اَللّٰهُ
نَشْرَحُ و از حرف لام (ل) با احتیاج گرداند از حرف میم (م) مدخل بخش محمد صلی الله علیه و آله و سلم دو مرماند۔ عمر
صفا در سینه است و بیرون بر کشد از جو و علم در سینه و میر یابد و علم در سینه است فضل تحصیل علم همین است که این مشق
دست بادت رساند و دست بادت حضور گرداند و دیگر تصور اسم الله ذات فضل بخش جو دو کره بخش پدیدای حضرت محمد
صلی الله علیه و آله و سلم قول تعالی وَ مَا رَفَعْتَ لَكَ مَنِعًا وَلَكِنَّ اللَّهَ رَحِيمٌ۔ مشق از این تعلیم تلقین با تائید هفت اندام
میکرد و نور از دست نیوی و حضور عمل در دست مبارک حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم مشق مرقوم کلمه لیب بود که معجزات
بگفتار از دست مبارک می نمود چنانچه از دست مبارک ریگ پر مشق جانب کفار انداخت از هر دانه ریگ آتش شد
تمامی کفار بهلوت نابود از بودا کشته شد۔



و دیگر معجزه آنکه از دست مبارک با نشت شهادت مراتب را دوانیم یافتند **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ** بَعْدَ ذٰلِكَ **اَلْكَوْنِ وَالْمَكَانِ وَتَارِثُ وَتَسْمُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** و دیگر معجزه اینست که بر سه یقین با اتحاد ازین طریق با توفیق تحقیق مایل در عین محمدی صلی الله علیه و آله و سلم غالب را بخشود رسیده و یقین از حقه ت محمد صلی الله علیه و آله و سلم بداند هر آنکس مرشد عالم باشد **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ** ارشاد حضور است که با تصور اسم الله ذات حضور را ندو علم حضرات حضوری داند آیات:

خَلْقِیَ بَدَائِی	و مود با مصطفی	میگرفتم دست از پیر
دست بخت و ارشاد محمد	یا فتم	تلقین مهدی با خود رفیق ساختم
هر که گیرد دست نبوی	یا کرم	در وجود او نماید هیچ غم

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بدانکه هر حرف کلمه یسب به **يٰۤاَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِیْهِمْ** می رسد که دو مرتبه دست او بزرگ دست قدرت الله مانند و از هر بلا سخت تر و از دیو جن و شیطان رانده با قهر نفس اماره است.

ایات:

ترا به نفس کافر کیش کاریت بهام آورده این طرف تکراریت
اگر ماری سیاه در آستین است به از نفسی که با تو سمنشین است
بدنک نفس وقت سیری فرعون است در اندام و نفس بوقت گرگی سگ دیوانه است که بر اکل الحلال و حیث
الْمَقَالِ نَفْسُكَ قَدْ تَدْعِي نَفْسَكَ وَتَقَالِ نفس وقت شہوت بی عقل، جانل، بی علم، بی شعور که وقت گناه کردن
الذہارک دتعالی را نداند حضور، اندر رفیع بند او بند و چشم از و راه و هو متعکف آیتها کُتِبَتْ و نفس قَفِیْزُوا اِنَّ الله
رَافِیْزُوا مِنْ الله فهمیده است و نفس وقت عصه غضب شیطان است که از دهن دشنام سیر آید عافیت قرآن است و
نفس بوقت سخاوت قارون است که نیل در پدا و چون است و بخل کار بون است - نفس را بیک مرتبه فرمان
برد رکن و یا قتل را نفس و یا در رندان انداختن چنانچه دیو بیسمانی تصور اسم الله ذاب - از سم حشرات در یک ساعت
صورت از نفس را در پید در وجود که می خنثه شود حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ
بِالْقَنَاءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ باین مرتبه رمد مؤثنا اقتبس اَنْ تَمُوتُوا اَمَّا شَهِيدَ هَمَّانِ حیات قول تَدْعِي تَخْرِجُ
تُخْرِجُ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ چون نفس را این مرتبه بکتابه مشاهد احوالات حیات بنماید بعد از آن
در قید دلب در آید و ز جمیع حسن کفر و شرک بر تیرد و این هر یک مراتب بشودن در یکدم و بر یک قدم بنمودن مرشد
کامل عالم مامل را آسان کار است و طسب هر حوصله را گنج تصرف لیبی، مراتب وزارت، و شاهی ایام طبقات از حدادتا
بمادی در وجود گاد و شستن خام، بسیار مشکل و دشوار است که فراز غری در قلب قاضی نفس چنان راحت گیرد که در یک شبانه روز
جان بسب بریده نمیرد -

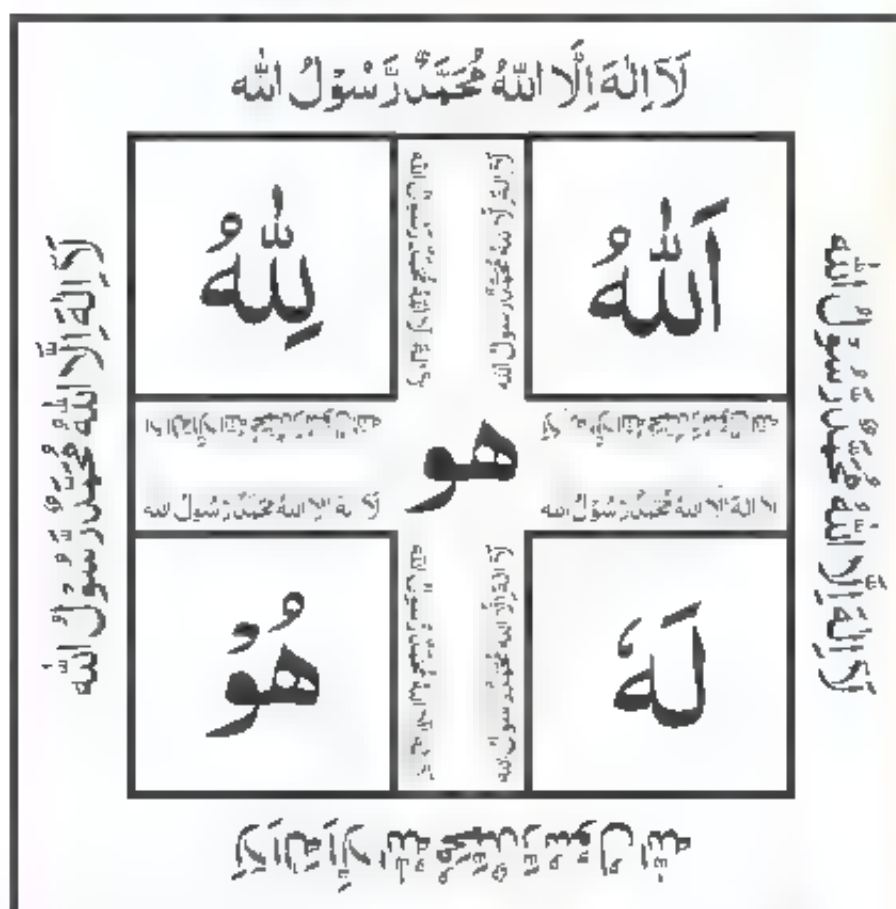
عجب در زمان قوم که از دست نارسن مکار و پارسایان - اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُفْقَرَاءَ الْمُغْنِي مَحْضَةً را تصرف گنج - امر
درین راه علم رفیق همراه مام را علم گوید که مام را بر علم نگاه - جمل کمر است و حاصل گمراه و علم موس حاس است و از بدلی علم
و پیشینان است که اعتقاد نکند بر قرآن نفس و حدیث این غیث که هر سخن و بی سخن -

بدنک ابلیس را مفاضل است که بهر علم مطالع رسیده و از شیطان هیچ علمی نباشد پوشیده مگر شیطان از د علم محروم - پس هر
آن دو علم را نخواهند مید ندی الدنیا و الآخرة صاحب عظمت باله مخدوم - یکی علم نکه نماز بحسورال دبی و ساسه خطرات
خوانده خاصه بخود است و شیطان از عبادت سخته مردود است - و دوم آنکه مرغالب به ترجیح همنه قائل شیطان در مطالع
حضوری تلمید ارحم به شرح از دست - حواصی بر کمره قوی دین بر نفس مسست چنین در مقام حضور خوانده و از آن کلمه
تحلی پیدا شود و وجود که هفت تمام در شب در در چنان سوزد چنانچه سوزد آتش بیرون خشک را و از بل تخی شیطان که وزیر
نفس است بخیزد - صاحب مشق کلمه طیب مرقوم وجود به نفس امیر که فناس را مرده گرداند و خود را بحضور با علم مرتبه

روٹن ضمیر، روز اول، بیعت، اتب طالب اللہ فقیر۔

اندوخته چهار علم است - و س قاعده علم البدل که بدین طریقی باید که باطنی رساند نصیب می بر گرداند این قاعده علم معما کشید
 چنانچه سبق فرماید از کن علم سبق بنماید دوم قاعده علم فضل که معیت با معیت بیان بایست این قاعده و مقصود نیز مع
 است اما باید معرفت و دل اند بکشاید و نماید سوم قاعده علم سبق دل که محاسبه با محاسبه ملاحظه با ملاحظه علم سید با سینه بی
 خلاق و بی سینه که ظاهری احتیاج نماید در سینه - چهارم قاعده علم به بیت اول عالم انفس و امام آدم و امام روح و عالم قلب
 و علم روح ششمیر - جمله علم درین چهار علم کتاب در آید - حدیث ثاب علیه الصلوٰۃ و السلام اَدْنٰکَ یَا عِیُّ ظَوِّیْقِیْ اَللّٰهُ
 بِذٰلِکَ الظَّرِیْقِیْ ثاب علیه الصلوٰۃ و السلام قُلْ یَا عِیُّ لَا اِلهَ اِلَّا اَللّٰهُ غَلِیْضٌ عَیْنٌ وَ اِرْقِیْ صَوْتٌ وَ اَنَا اَسْمَعُ
 لَا اِلَهَ اِلَّا اَللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ - این نیز از تصور اسم الله بدانکه این طریقت بعد در علم شریعت است - قوله تعالی
 قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّبْکُمْ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ - این
 آیت شریف در حق محبت مالک اسکی است - الشَّرِیْعَةُ اَقْوَابُ وَ اَلطَّرِیْقَةُ اَفْعَالُ وَ اَلْحَقِیْقَةُ اَحْوَالُ
 وَ اَلْمَعْرِفَةُ اَعْرَافُ - در وصال است حضور است و کثرت و محبت خدا اتقان بی مانند و بی مثال قوله تعالی لَیْسَ
 کَیْفِیْهِ شَیْءٌ وَ هُوَ لَیْسَ یُخْبِرُ لَیْسَ یُذَرِّیْ - و این را با اعتقاد ظاهر شریعت است و نصیب به فِضْلِ اللّٰهِ یُوْتِیْهِ مَن
 یَّشَاءُ بِلَا حِسَابٍ چنانچه فقیر حضرت خوابه و س کرتی و احوال محبت الی الی اِنَّ الْفَضْلَ بِنَدِ اللّٰهِ یُوْتِیْهِ مَن یَّشَاءُ
 با طریقت موافقت پیروی محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم راه اینست که اول اعتقاد به رزاق معنی کردن است -
 دوم سر و سرخون رفیق کردن یعنی سر قدم رفتن و نهادن بر پیشراط پند بر نیکی و بدی - سوم بر هفت اندام اسم الله
 تحریف تصور هر دم دایم اسم محفوظ کردن است و پند گذارنی اثبات - چهارم قطع تعلّق از مخلوقات برای نفس - پنجم موت
 را دوست دارد - حدیث اَلْمَوْتُ جَنَّتٌ یُّوَصِّلُ اِلَیْهَا اَلْحَبِیْبُ اِلَیْ اَلْحَبِیْبِ ششم ترک کردن دنیا - حدیث
 اَلْاَدْنِیَا جَنَّتَةٌ وَ ظَالِمَاتٌ کَلَاب - هفتم فانی شدن بعد هفت مرتب حاصل شود اول خواب بید دوم ایام بی
 آواز سوم روح ششمیر - چهارم علم خانه است یعنی علم ظاهری - پنجم علم باطن - ششم علم طایفه روح محفوظ - هفتم مشرب در حضور
 رساند در محس محمدی - این تمامی حقیقت صاحب حواس معرفت بر شریعت حاصل شود و موافقت شریعت محمدی صلی الله
 علیه و آله و سلم - اَلشَّرِیْعَةُ کَلَامٌ وَ اَلطَّرِیْقَةُ کَلَامٌ وَ اَلْحَقِیْقَةُ کَلَامٌ وَ اَلْمَعْرِفَةُ کَلَامٌ وَ اَلْمَعْرِفَةُ کَلَامٌ
 قاعده شریعت حاصل می شود - قوله تعالی وَ اَعِیْذُ رَبِّکَ خَشِیْ یَا نَبِیَّتِ اَلْاَبْقِیْنَ - این مطابق علم صاحب
 احوال معرفت ذات و صفات اسم الله تعالی نور الله در حضرت رسالت محمدی صلی الله علیه و آله و سلم برکت تسویر کرگه
 طیب در قلب صاحب اندر و ششمیر در بر فتوحات من اسم الله تعالی بیند با تکلیف بر تماشائی کو نیست چه در

اند یا صاحب غفر و عاقبتی بیند و نقش و اثر و درمینه مومن است و لیکن غالب را تصور اسم الله از مومن حاصل نه شود نیز صورت و اثره نمی بیند و نمی داند از کجاست درمینه مومن - این تمامی صاحب احواس عارفان است و الا اعتقاد غافل -



بدانکه مرشدی که توجه تصور اسم الله ذات ز وجود طس شیطان را از نفس جدا نکرده اند و مرتبه حضور برسانند، اگر چه قدر عمر ورد و وظائف ذکر فکر خوانند در قید و سوسه خطرات شیطان مانند آن مرشد حاکم تر باشد از کامل آثار و عالمان ارگاو عصر پدر کردار - مطلب آنکه هر مرشدیکه اثبات کند تصور اسم الله ذات و بیرون کشد ز شش جہات و در امکانات در آید بی اسم و سمدت سرائی گرد و حیات و ممات چنانچه بدیش را آن آفریناء الله لا یؤمنون بل ینشققون من الدار ای الدار - ایات:

بیش ایران در بیش درست	بعد از مردن بماند آن نخت
انگیزی نیست قبرش را نشان	قبر آن بشه بجبهه جاودان
قبرهایست عارف آن بهمن	در فضا فی الله دارد لامکان
هر که با نیجا رسد مرد بدا	هر که این جای بجایه مرصبا
با حق چون بحر است زن بحر شرف	اویا را این مکانی لا تحلف

یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی دعا ہے کہ اے اللہ! میرا دل بچھڑ جائے اور میں اپنے رب سے مل سکوں۔

پس دیگری چه باشد و وجود بر بردارفت انسان است لیکن حدیث **إِنَّمَا اللَّهُ شَيْخٌ ظَاهِرٌ لَا يَسْتَقِرُّ إِلَّا بِمَكَانٍ ظَاهِرٍ بَيْتٍ**:

اسم الله پس گران است بی بها این حقیقت را بداند معصی
به علم و هر کتب شرح اسم الله ذات است و آخر معنی فقیر کامل و علمای علم آنست که از کلیه اسم الله ذات بکثایه
تماشی کونین و مطالب هر علم بنماید اسم الله ذات بحق است حق بر دار و از بدعت کلم باطل است استغفار و از هر
طریق نزدیک تر میرساند توحید صاحب نظر و تحقیق **قَرَّبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ لَوِيْدٍ** مگر۔

پس حد اتحد در لامکان است و غیر مخلوق پس غیر مخلوق را بشیبه انسان شد و گد وجود جان چه طور است چنانچه آفتاب
فیس آور روشن چنان نظر و کرم و هدایت از حد اتحد و هم ولایت لطف عنایت بایند است و **وَهُوَ فَعَّكُمُ أَيُّهَا**
كُنْتُمْ طِيْعَتُهُ حَاضِرَةً لِّأَعْيُنٍ وَمَا تُخْفِي الطُّنُورُ۔

پس هر کرا حضوری دوام است هر سخن آرا موافق تفسیر علم تمام است که هر سخن عارف نور حضور است لیسیم الله صافی الله بجا
باشد و کار صاف همه حسنیته و هر کرا عارف تعالی جوت۔

عارف ز علم ظاهر و باطن بی خبر بود و حواله شان چنانچه قصه موسی و خضر علیه السلام که حضرت محمد علیه السلام کشی را شکست و
بچرا شکست و دیوار را بنا کرد **فَعَلَّ لِحَكِيمِهِ لَا يَخْلُوَ اَتَقِنَ الْحِكْمَةَ** پس همان یں طریقت و تحقیق و توفیق هر
آنکس می داند که بود با حق رفیع از طرب صادق اهل صدیق نه غالب از قوم اهل زندلیت۔

بد نکر دشمن فقیر کامل و علمی علم از سه نعمت خالی نباشد یا منصوبه یا حادیه یا کاذب یا منافی اهل علم چنانچه قوله تعالی
فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَصٌ فَزَفَعَهُمُ اللَّهُ مَرَصًا وَهُمْ عَذَابُ إِلَيْهِمْ لَا يَمْلِكُونَ يَكْنُيُونَ یں مرض را که در
دوا اندج که ترا شد ز دین گنج ده که در دین شود لامکان و باطن مجلس محمدی صلی الله علیه و آله و سلم مشاهد معراج و بعد
از آن آزار غاف مرض بیرون بر شد از بدعت و تدراج که عام باشد از هر مراتب بشود انسخ تصوف بنمودن بی محنت
و بی رنج در یک هفته یا در پنج آسان کار است و ناقص را تمام عمر مشی مشی و شوار است بیت:

چار بودم سه علم اکنون دویم و ز دوی بگذشتم و یکنایه
فقیر آنچه گوید از راه صاحب ثواب بے حجاب باطن صاف نفس اسراف و افات غایت درین مقام فقر اختیاری است که
هدایت در قید عنایت که هدایت را اعتبار عنایت نعم بر دار بغیر از مرتبه عنایت بر باطن مردم گله حکایت با شکایت قوله تعالی
وَوَجَدَتْ غَايِلًا فَاَتَعَلَّى پس حاصل کردن عنایت و با خدا و اهل شدن لانا عنایت به لطف عنایت به علم دعوت مست
تجرب برسد که غالب الاویس فقیر عارف خدا شمس و صاحب دعوت عامل عمل خواند در قبور جواب سوال می غیر از از قرب
الله حضور جمیع دعوت قرآن یں دعوت بکثایه و توفیق یں علم دعوت تحقیق و در تجربه قرآن دعوت قرآن یں است

که خواندن قرآن عدم دعوت بر دو جهن را طی گردد و علم مطابق محفوظ خواند بر طایب و بدست رساند هر که حاصل بدین طریق یکبار قرآن خواند تا در قیامت عمل و بار نماند.

دعوت قرآن کلید در هر فصل آیات مطالب که به دو دو سازد و کشاید و بنی بد بشود آنکه در یکدم و در یکدم بردارد جمعه غمر از استقامتی دعوت بر آمدن از تقلید و در آمدن بتوحید ختم در زودت تمهید بسیار است که کتابها افترا به نین مغرور بر سر دعوت که در یکدم و بر یک قدم تمام عام را فانی کند گرداند چنانچه مرگ مفاصات و بادم و دیگر شخص بقا را بدیع جمیع با مطالب.

به نکه مل دعوت وجود اربع عناصر آب، باد، خاک، آتش را اگر دم بادم بد از آب گیرد در وجود او سرین پیدا شود همان دم بمیرد و اگر دم بادم بدوار با گیرد در وجود او باد پیدا شود و آتش یکدم بمیرد و اگر دم بادم بدوار با ک گیرد در وجود او بذب خاک پیدا شود و در آب یکدم بمیرد و اگر دم بادم بدوار با متش بمیرد در وجود او پ رز و اگر گری پیدا شود در آن یکدم بمیرد و این دعوت قائل مودی موفی مفا پنجوی ذوالفقار میرند شهوار - دیت

شهوادم شهوادم شهوادم نفس را مرکب کفتم در زیر بار
دعوت است و دعوت کشاد و دعوت است آنست - سلی بر روی زمین عامل صاحب دعوت است و دعوت و دعوت و رو و طائف از بخل دعوت قرآن خواندن بر قبور بانصورت چنان بسته در قید کند یک حرف رو نشود و اگر کشاید عکس گردد کیه قدرت نباشد رسته تواند کرد - اگر پنجشیل عامل صاحب دعوت یکبار بخود و یا با دیگر کسی حصار کرده بخدا سپارد محفوظ الله باز حنیاج حصار نماند ز آسیب و رجعت عروجه بجان زخم چراغ دعوت خواندن دم بادم، دل، دل، قلب، قلب، روح، بارون، نفس، نفس، زبان، زبان، این همه دعوت عوام است بلکه هنوز ناقص خام ناقص است و عدم دعوت مشکل کثرت آنست که کامل صاحب دعوت طعم گوناگون از هر حیوانات مذات بخورد و شکم پر کند با چرب و دهم اسم اعظم در تصور آورد و سیاهی بر زبان از لوح محفوظ برده هر کاری به باشد تمام مهمات بخند و به این مراتب است تصور توفیق اسم الله مشکل تمام عالم مشکل کشا باطن صاف شود و در معرفت توحید اسم الله بل اسم رسا و دوام در قید ممد نظر الله ماند.

و مرد دست و پا قاعده علم حضوری توحید تصور اسم الله که نعم ابدل بیال است ظاهر با توفیق در مجلس محمدی صلی الله علیه و آله و سلم را مد و باطن تحقیق ظاهر گردند - این مشکل کشاید و عام به او سپا اند گرداند - دوم قاعده تحقیق توحید حضوری علم فیض و فضل کبریا عیان است مقرب بحال است سوم قاعده علم هدایت را زوان که ساکن لاهوت لامان است و جمعیت بخش مردم پریشان - هر که این علم به قاعده بر تصور اسم الله ذات در یک سخن خواند و هیچ گنج تصرف مخفی و پوشیده نماند قول تبارک لا انا الله على السموات ولا ارض و المهنال فابتن ان یحیدنها و انشقق بینها و تحیدها الإنسان * الله کان ظنون جهولا معرفت الله توحید شده جمال و روان جان کلاست لیکن در وجود

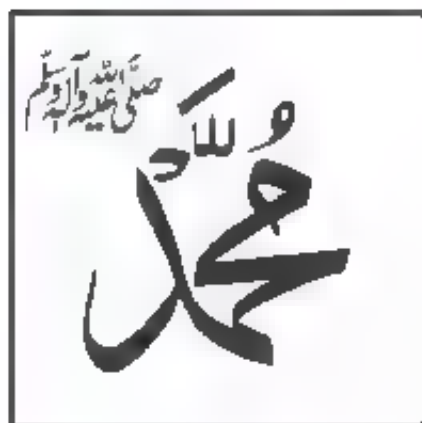
نگہداشتن بارگرائی سم الله ربانی قبری جہری جدلی، جہنم بسیار شکل و جلی دشوار است۔ پس طایب اللہ طہر بہار
 حوسد وسیع و باطن دوام در مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ شَهِدَ
 شَہِدَ ظاہِرًا لَا یَسْتَقِرُّ لَا یَمُتُ ظاہِرًا۔ این مرتبہ است کہ تصور اسم اللہ ذات یافت شاخت فنا بقا۔ حدیث مَنْ
 عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ بِالْفَقْدِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ بِالْبَقَاءِ۔ بہت مراتب روز اول
 رسیدن بخدا۔ حدیث مَنْ عَرَفَ رَبَّهُ فَقَدْ کَلَّ بِسَانِهِ۔ فقر عظمت عظیم شدہ قلب سلیم کن تسلیم صاحب فقر کہ از حرف
 و فقر و از حرف قی قرب و از حرف رحمت بر مخلوق حق تعالی۔ این فقر در لباس شہادت فقر اختیاری۔ حدیث وَاللَّهِ
 یُحِبُّ الْفَقْرَ اِنَّ الْفَقْرَ لَیَرِیْ وَالْفَقْرُ یَرِیْ لَوْلَا تَعَالٰی لِمَا الْاَوْسَتْ اِنَّ مِنْ خَلْقٍ قَلِیْلٍ طَیِّبٌ یُّسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
 حق نما۔ ہر کہ درین تصور آید، آرا حق و سر و خوش نیاید اگر چه حق و صورت مثل حضرت یوسف علیہ السلام باشد و در
 خوش تو از مثل حجر و حضرت داؤد علیہ السلام باشد کہ آوازہ شنیدن آلتش زندادیدار و حس دیدن نورانی پدیدار
 گاہ پس بحس مخلوق آید چہ کار۔ این طریق موافق قرآن و مخالف شیطان۔ ہر کہ درین تصور اسم اللہ ذات در آید ترا حیات
 و ممات و نفس و دنیا و شیطان یاد نماید۔



حدیث کُلُّ اِنْسَانٍ یَبْتَغِیْ فِیْهِ
 یکی خود و یکی داند کہ دوام در قید توحید بماند۔ ہر کہ در دایای توحید در آید باز از توحید بیرون نہ بر آید این مراتب است۔
 حدیث اَلْعَاقِبَةُ عَشْرٌ جُزْءٌ تِسْعَةٌ فِی الشُّكُوْبِ وَ وَاحِدٌ فِی الْوَحْدَةِ حدیث السَّلَامَةُ فِی الْوَحْدَةِ
 وَ اَلْاَقَابُ بِنْتُ الْاِسْمِ رَحِمَیْ اللہ عَنْکُمْ وَ رَحْمَتُ اللہ عَنْکُمْ دَوْمَقَرْمَکِب۔ تَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمَکِیْتِ
 فقر اضطراری چنانچہ از حرف ف، فضیحت و از حرف ق، قہر خدا و از حرف ز، زرد الشیطن یعدُ کُمُ لِقَفَرٍ و یأْمُرُ کُمُ
 بِالْفَحْشَاءِ

صاحب بدعت چل ہر کہ از طریقہ سنت جماعت قدم بیرون نہ بہرگز منتہی مقام رسد و جمیع مطالب بر آرد آنکہ

قوله تعالیٰ أَفَرَأَيْتُمْ مَنِ اتَّخَذَ اللَّهُ هُوًا. ناقدم بر جوانه نمی باشد و اری و این معنی است که دریا قن تر میت انقرا از اسمی است۔ پس هر که این دره هُوًا با تصور توئین و با تصوف تحقیق عم دعوت شروع کند خود را مانند حضور و دور مدد قرآن آیات مع اله خواندن۔ بنیست مراتب ماسل دعوت حافظ ربانی قلب زنده و نفس فانی فرحت الروح با عیالی۔ بهر که بدین طریق دعوت خواند ماسل قبور است و کامل حضور است و خود مغفور است و دود هر بعد نظر اله منتشور است۔ استجائی دعوت جملین است که مرتبه حق ایتقین است۔



اگر از قبر خواند دور انقرا رساند و اگر با حلال خواند و ستان، هر دو در دست آن قید دار است۔ این جامع جمعیت بخش رحمت ثار۔ این دعوت جان بازی در یکدم بمیرد و یاد در یکدم عام گیر و کامل است ذرا اهدی۔ بیت:

چنان غرق محشم بدیای هو که ازل و ابد را خبر هم ندادم
درین حضور عام با دست با شعور تمام رستی شود و هم از خیال مست را هوشیار گردند۔ خیال بین مرتب تحقیقی و تجویض که فکارا با بقا رساند و خود در میان مصنف باشد۔

مصنف می گوید بدانند ای عزیز من اسم محمد صلی الله علیه و آله و سلم چهار حرف است که هر دو جهان ازین مکشوف و کولات لیتا خلقت الاقلات شان اوست و مشاهد معراج عظیم مکان اوست۔ و عام باشد آست که از تصور حرف نه محمد صلی الله علیه و آله و سلم صورت مشاهد معرفت بی یکنشاید و حرف ح محمد صلی الله علیه و آله و سلم حضور حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و نماید و از حرف دوم م محمد صلی الله علیه و آله و سلم ماثان توئین در عمل در آید و مغفور شود و از حرف د محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم دوام با شریعت شود۔

بیت:

مرا ز پیر طریقت نصیحتی یاد است که غیر یاد خدا هر چه هست برباد است
دولت بندگان دادند نعمت بخران ما امن امانیم تماشا بنگران
از هزار بادشاهی مراتب ماه تامای بهتر است یکدم که میگوید بشوق الهی۔

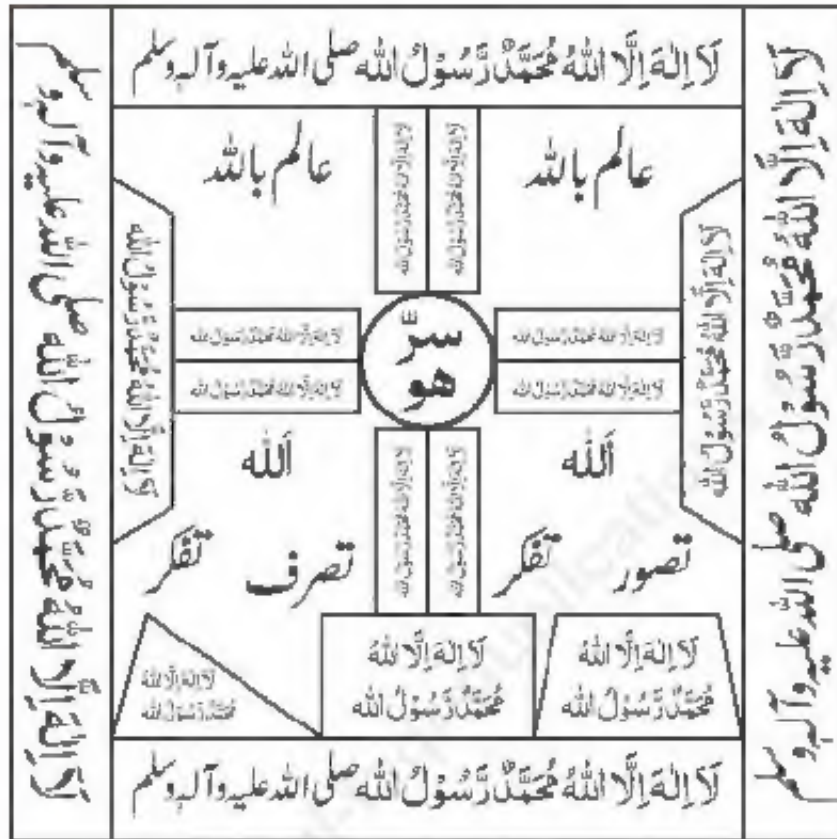
فنا فی الشیخ

نقش دایره فنا فی الشیخ که ازان فنا حاصل شود و بقا و اصل شود بخدا بر آید از تمامی بدعت باطل و شرک و کفر و ریا، هوا، باطن صفا، عارف بالله با ادب، با حیا، بان فدا، بین نما تصور فنا فی الشیخ که هر که شیخ کامل طالب مرید را بخواند و مرتبه خود بمرتبه طالب یک و بخود سازد اَلشَّيْخُ يُخَيِّقُ وَيُخَيِّقُ بِنُحْيِ الْقَلْبِ وَيُخَيِّقُ النَّفْسَ و اگر شیخ بر طالب قهر کند سلب شود يُخَيِّقُ النَّفْسَ وَيُخَيِّقُ الْقَلْبَ بِسِ الْقَالِبِ عِنْدَ الْمُزَيِّدِ كَالْيَدِ يَدِي الْغَائِلِ ط بعد ازان طالب مرتبه طلب حاصل کند و مرتبه مرشدی دست دهد و از مرتبه طالب بگذرد و بمرتبه مرشدی شود و اصل اصل فنا فی الشیخ نفس بآنفس و دم بادم و قلب با قلب و دل بادل و روح باروح هفت اندام طالب با هفت اندام شیخ نعم الهدل گرداند و آنچه ملک و مال و جان و تن به نذر شیخ تصرف از بری عند الله حضور بگذارد و بعد ازان نام خدمت بر زبان نیارد که شیخ و اوقات احوال است بهر حال و اعمال۔ بیت:

ترک عجب و مبر کن تا قبله عالم شوی سیرت انبیس با بگزار تا آدم شوی
آنست مراتب فنا فی الشیخ که چون صورت شیخ را در تصور در آید تماشای کل مقامات ذات و صفات روحانیان حیات و ممات جز در عالم در نظر بکشاید و جمایه۔ پس اینست فنا فی الشیخ و الا فلا فی الشیطان است۔

و این نقش دایره بر دماغ هر که این مشق وجودیه مرقوم بسردماغ کند از سر تا قدم تجلی شود قالب و قلب و هفت اندام جسم جسد بشه بجز در نور باطن معمور و ام بمذاظر رحمت الله منظور حضور۔ هر چه می بیند از کلمه لیب لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ می بیند و هر دو دست از کونین می افتانند۔ الله بس ما موی الله بس۔ قدرت الله نور مشایخ حضور است۔ آگاهی نقش بسر

وما غ اَللّٰهُ لَیْلَهُ یَرْحَمُوْا۔



وہر دوست از گویند بختاوند اللہ اس ماسوی اللہ ہوں۔

تمام شہنشاہ متبرک اورنگ شای۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اورنگ شاہی سلطان العارفين حضرت سخی سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی بہت ہی جامع تصنیف ہے جو آپ نے اورنگ زیب عالمگیر سے دہلی میں ملاقات کے بعد اس کی فرمائش پر تحریر فرمائی۔ اپنی اس تصنیف کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

”یہ رسالہ اسم و سمنی کے معنی کو حل کرنے کے لیے قطب المعظم بھی ہے اور علما و فخر او اولیا کے لیے کھوئی بھی۔ یہ تمام علوم کا سمندر ہے اور کونین پر ایسا تصرف رکھتا ہے کہ جس طرح سنگ پارس لوہے اور تانبے کو سرخ سونے میں بدل دیتا ہے، یہ طالب کاذب کو طالب صادق بنا کر حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ جو کوئی اس رسالہ کو (صدق دل سے) مکمل پڑھ لے گا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے اسم کی برکت سے اس کی طلب پوری فرما کر اسے دنیا و آخرت میں لامتناہی کر دے گا۔ اس کا مطالعہ صرف ضروری ہی نہیں بلکہ فرض عین ہے کیونکہ اس سے مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری نصیب ہوتی ہے۔“

سلطان الفکر پبلکیشنز

سلطان الفکر

مسجد بڑا خانقاہ سلطان العارفين

براہ راست رگیل پور شریف سندھ راڈ ملتان روڈ لاہور، پوسٹل کوڈ 53720

Cell: +92 322 4722766 , +92 323 5436600



Rs. 350

www.sultan-ul-ashiqeen.com

www.sultan-ul-ashiqeen.pk

www.sultan-bahoo.com

www.sultan-bahoo.pk

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqrpublications@tehrakdawatefaqr.com

